Postal Reg. No. PB\0154\2003 TO 2005

1504.
Er. M.Salam,
Dpty. Chief Engineer (P&M)Elect.
HPSEB Vidyut Bhawan,
Shimla - 171 004 (H.P)

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہٗ و نصلّی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَ کُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

جلد 52

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شمارہ 8

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ £ یا
40 امریکن ڈالر
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ £

23 ذی الحجہ 1423 ہجری 25 تبلیغ 1382 ہش 25 فروری 2003ء

قادیان 15 فروری (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیرو عافیت ہیں۔ الحمدللہ آج حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت مصور کی بصیرت افروز تشریح بیان فرمائی۔

احباب جماعت پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی خصوصی حفاظت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اللہ ایک ہی ہے اس کا کبھی کوئی ہمسر نہیں ہوا

ارشاد باری تعالیٰ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۝ اَللّٰہُ الصَّمَدُ۝ لَمْ یَلِدْ۔ وَلَمْ یُوْلَدْ۝ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۝
(سورۃ الاخلاص)

ترجمہ:: اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا کرم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تو کہہ دے کہ وہ اللہ ایک ہی ہے۔ اللہ بے احتیاج ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔ اور اس کا کبھی کوئی ہمسر نہیں ہوا۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْکَبَآئِرُ اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَنَسٍ وَّ شَھَادَۃُ الزُّوْرِ بَدَلَ الْیَمِیْنِ الْغَمُوْسِ۔ (متفق علیہ)

ترجمہ:: عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کبیرہ گناہ یہ ہیں۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا، اور جان کا قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا۔ (بخاری)

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

توحید تبھی پوری ہوتی ہے کہ کل مرادوں کا معطی اور تمام امراض کا چارہ اور مداوا وہی ذات واحد ہو۔ لا الٰہ الا اللہ کے معنے یہی ہیں۔ صوفیوں نے الٰہ کے لفظ سے محبوب، مقصود، معبود مراد لی ہے۔ بے شک اصل اور سچ یونہی ہے۔ جب تک کہ انسان کامل طور کار بند نہیں ہوتا اس میں اسلام کی محبت اور عظمت قائم نہیں ہوتی۔

اور پھر میں اصل ذکر کی طرف رجوع کر کے کہتا ہوں کہ نماز کی لذت اور سرور اسے حاصل نہیں ہوسکتا۔ مدار اسی بات پر ہے کہ جب تک بُرے ارادے، ناپاک اور گندے منصوبے بھسم نہ ہوں انانیت اور شیخی دور ہو کر نیستی اور فروتنی نہ آئے خدا کا سچا بندہ نہیں کہلا سکتا۔ عبودیت کاملہ کے سکھانے کیلئے بہترین معلم اور افضل ترین ذریعہ نماز ہی ہے۔

میں تمہیں پھر بتلاتا ہوں کہ اگر خدائے تعالیٰ سے سچا تعلق، حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند نہ ہو کہ نہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں۔

عصمت انبیاء کا یہی راز ہے۔ یعنی نبی کیوں معصوم ہوتے ہیں؟ تو اس کا یہی جواب ہے کہ وہ استغراق محبت الٰہی کے باعث معصوم ہوتے ہیں۔ مجھے حیرت ہوتی ہے جب ان قوموں کو دیکھتا ہوں جو شرک میں مبتلا ہیں جیسے ہندو جو قسم قسم کے اصنام کی پرستش کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے عورت اور مرد کے اعضاء مخصوصہ تک کی پرستش بھی جائز کر رکھی ہے۔ اور ایسا ہی وہ لوگ جو ایک انسانی لاش یعنی یسوع مسیح کی پرستش کرتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ مختلف صورتوں سے حصول نجات یا مکتی کے قائل ہیں مثلاً اول الذکر یعنی ہندو گنگا اشنان اور تیرتھ یاترا اور ایسے ایسے کفاروں سے گناہ سے موکش چاہتے ہیں اور عیسیٰ پرست عیسائی مسیح

باقی صفحہ (13) پر ملاحظہ فرمائیں

اپنے غریب ہمسایوں، بے کس اور مفلوک الحال لوگوں کی بھی عید منائیں تو پھر ہی آپ کی حقیقی عید ہوگی

تمام عالمگیر جماعت احمدیہ کو اس عید کے موقع پر دلی عید مبارک پیش کرتا ہوں

﴿خلاصہ خطبہ عید الاضحیہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ فرمودہ مورخہ 12 فروری 2003ء﴾

وَلِکُلِّ اُمَّۃٍ جَعَلْنَا مَنْسَکًا لِّیَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ عَلٰی مَا رَزَقَھُمْ مِّنْ بَھِیْمَۃِ الْاَنْعَامِ فَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَلَہٗ اَسْلِمُوْا وَ بَشِّرِ الْمُخْبِتِیْنَ۔ (الحج::35)

ترجمہ: اور ہم نے ہر امت کیلئے قربانی کا طریق مقرر کیا ہے۔ تا کہ وہ اللہ کا نام اس پر پڑھیں جو اسنے انہیں مویشی چوپائے عطا کئے ہیں۔ پس تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ پس اسکے لئے فرماں بردار ہو جاؤ اور عاجزی کرنے والوں کو بشارت دے دے۔

مندرجہ بالا آیت کی تلاوت کے بعد حضور نے چند احادیث پیش فرمائیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ عیدگاہ پر ہی قربانی کیا کرتے تھے۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے عید کے روز دو دنبوں کی قربانی کی جب آپ نے انہیں ذبح فرمایا تو لٹا دیا۔ اور اپنے رب کے حضور عرض کی اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ۔ یقیناً میں اپنی توجہ ہمیشہ اس کی طرف مائل رکھتے ہوئے اس کی طرف پھیر چکا ہوں۔ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا۔ اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ یقیناً میری نماز اور میری قربانی میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ ہی کیلئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں اول المسلمین ہوں۔ اے اللہ یہ تیری طرف سے ہے اور تیرے حضور میں محمد کی طرف سے ہے۔ اس کے بعد حضور ﷺ بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح فرماتے ہیں۔

حضور پرنور نے فرمایا اب یہ امت کیلئے خوشخبری ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان غرباء کی طرف سے بھی قربانی فرمائی

باقی صفحہ (13) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان::

دارالعلوم دیوبند کی فریاد

﴿قسط-2- تسلسل کے لئے گذشتہ سے پیوستہ شمارہ ملاحظہ فرمائیں﴾

گزشتہ گفتگو میں ہم دارالعلوم دیوبند کے بعض ارباب حل و عقد کی جانب سے لکھے گئے ایک مضمون کا تذکرہ کر چکے ہیں جس میں انہوں نے حکومت اور اس کے حوالہ سے ہندو انتہا پسند تنظیموں سے یہ درخواست کی ہے کہ وہ تو شروع دن سے حکومت وقت کے فرمانبردار رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے حکومت کو یاد دلایا ہے کہ:۔

"جو کام سرکاری محکمہ جات کے ذریعہ اس خوبی سے سرانجام نہیں پا سکتا وہ وسائل کی کم یابی اور بے سروسامانی کے باوجود ان مدارس کے ذریعہ انجام پا رہا ہے"

(روزنامہ اردو ٹائمز ممبئی 26.7.02)

ہمیں یاد ہے بالکل ایسی ہی بات ان کے آباؤ اجداد انگریزوں کے سامنے بھی رکھتے رہے ہیں اور اس مدرسہ کی انتظامیہ انگریز حکومت کو یقین دلایا کرتی تھی کہ وہ ہر آن انگریزی حکومت کے وفادار جاں نثار رہے ہیں۔ چنانچہ سوانح حیات مولانا محمد احسن نانوتوی جسے مکتبہ عثمانیہ کراچی پاکستان نے شائع کیا ہے میں مؤلف نے اخبار انجمن پنجاب لاہور مجریہ ۱۹ر فروری ۱۸۷۵ء کے حوالے سے لکھا ہے کہ ۳۱ر جنوری ۱۸۷۵ء بروز یکشنبہ لفٹیننٹ گورنر کے ایک خفیہ معتمد انگریزی مسمّی پامر نے مدرسہ دیوبند کا معائنہ کیا اس کا ذکر کرتے ہوئے کتاب میں لکھا ہے۔

"جو کام بڑے بڑے کالجوں میں ہزاروں روپیہ کے صرف سے ہوتا ہے وہ یہاں کوڑیوں میں ہو رہا ہے جو کام پرنسپل ہزاروں روپیہ ماہوار تنخواہ لیکر کرتا ہے وہ یہاں مولوی چالیس روپے ماہانہ پر کر رہا ہے یہ مدرسہ خلاف سرکار (انگریز) نہیں بلکہ موافق سرکار ممد و معاون سرکار ہے۔

(سوانح مولانا محمد احسن نانوتوی صفحہ ۲۱۷ بحوالہ زلزلہ صفحہ ۹۴)

بالکل یہی پکار اور فریاد آج بھی انہیں لگانی پڑ رہی ہے کہ ہم تو حکومت کے وفادار ہیں پھر کیوں ہم پر غداری کا الزام لگایا جا رہا ہے۔

اسی مضمون میں آگے چل کر لکھا ہے کہ:۔

"دارالعلوم دیوبند ایک ادارہ نہیں بلکہ صدق و وفا کی ایک جیتی جاگتی تحریک ہے۔"

دارالعلوم کے در و دیوار سے جو خمیر اٹھتا ہے وہ ملک و ملت کیلئے کندن بن کر چمکتا ہے اور دمکتا ہے۔

اس بات کی سمجھ نہیں آتی کہ دارالعلوم دیوبند کو انگریزوں کے زمانہ میں بھی اپنی وفاداری کیلئے پکار لگانی پڑی اور آج بھی پھر وہی پکار لگانی پڑ رہی ہے ممکن ہے کوئی دیوبندی احمدیوں پر بھی یہ اعتراض داغے کہ مرزا صاحب نے بھی تو انگریزوں کی وفاداری کے متعلق اپنی کتب میں لکھا ہے تو واضح ہو کہ تمہارے لکھنے میں اور حضرت مرزا صاحب کے لکھنے میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے ایسا لکھنے کا مقصد وہ بنیادی اسلامی اصول تھا جس کے تحت آپ نے قرآن و حدیث کی روشنی میں واضح فرمایا کہ"

"ایک سچا مسلمان جو اپنے دین سے واقعی خبر رکھتا ہے اس گورنمنٹ کی نسبت جسکی ظل عاطفت کے نیچے امن کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے ہمیشہ اخلاص اور اطاعت کا خیال رکھتا ہے اور مذہب کا اختلاف اسکو سچی اطاعت اور فرمانبرداری سے نہیں روکتا۔

(تحفہ قیصریہ صفحہ ۲۹)

لیکن دیوبندیوں کی انگریز دوستی یا موجودہ حکومت کے تئیں وفاداری کا اظہار دراصل ان کے نزدیک قرآن و حدیث کے ارشاد کی روشنی میں نہیں ہے کیونکہ ان کو تو قرآن و حدیث کا ارشاد یہ ہے کہ خالی نماز روزہ ضروری نہیں ہے بلکہ قتال بھی اسلام کی تبلیغ اور اس کے غلبہ کے لئے ضروری ہے۔

چنانچہ دیوبندیوں کے مجدد الملت اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں۔

"دلائل اس کے شاہد ہیں کہ خالی نماز و روزہ سے کبھی کامیابی نہیں ہوتی اور نہ ہو سکتی ہے بلکہ ایک دوسری چیز کی بھی ضرورت ہے اور وہ چیز قتال اور جہاد ہے"۔

(اسلامی حکومت و دستور مملکت افادات حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی انتخاب و ترتیب محمد زید مظاہری ندوی صفحہ ۶۲ مطبوعہ ۱۹۱۸ء ناشر ادارہ افادات اشرفیہ ہتھوڑہ باندہ۔ یوپی)

پھر مذکورہ کتاب میں ہی مجدد الملت کے حوالہ سے جہاد کی غرض و غایت درج ذیل بیان کی گئی ہے۔ فرماتے ہیں۔

"جہاد اسلام کے غلبہ کیلئے ہے کیونکہ ہمیں اسلام کی تبلیغ کرنے کا حکم ہے اور وہ حق دوسروں کے غلبہ کی حالت میں اطمینان کے ساتھ نہیں ہو سکتا جب چاہے اس کو روک سکتے ہیں۔ اس لئے اسلام کو غلبہ کی ضرورت ہے اور غلبہ بغیر جہاد کے یا جہاد کے خوف سے ادائے جزیہ کے بغیر نہیں ہو سکتا"۔ (ایضاً صفحہ ۴۶۵)

اور پھر جہاد کا طریقہ یوں بیان فرماتے ہیں۔

"اور یہ جو کہا گیا ہے کہ جہاد مدافعت اور خود اختیاری حفاظت کیلئے ہے اس لئے یہ نہ سمجھا جائے کہ جہاد میں ابتدا نہ کی جائے کیونکہ خود ابتدا کرنے کی غرض بھی یہی مدافعت و حفاظت ہے کیونکہ غلبہ کے بغیر مزاحمت کا احتمال ہے"۔

(ایضاً صفحہ ۴۶۸)

اور جو کتب دیوبند میں عرصہ دراز سے پڑھائی جا رہی ہیں اور جن کو عین اسلام سمجھ کر ان پر عمل کرنا دیوبندیوں کا جزو ایمان ہے اور جن سے مجدد الملت نے ایسی تعلیم لی ہے اب ان کتب میں سے کچھ حوالے ملاحظہ فرمائیں لکھا ہے۔

"شرع میں جہاد یہ ہے کہ دین حق کی جانب لوگوں کو بلانا اور جو نہ قبول کرے اُس سے قتال کرنا۔ (عین الہدایہ جلد دوم صفحہ ۵۲۲)

اشرف الوقایہ میں لکھا ہے۔

"جہاد حقوق اللہ ہے شرعاً اس کا استعمال دین حق کی جانب بلانے اور دین حق کا ثبوت کرنے والے سے مثال کے واسطے ہوتا ہے۔"

(اشرف الوقایہ جلد دوم صفحہ ۳۷۵)

اور پھر التصحیح النوری شرح اردو مختصر القدوری میں جہاد کی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے دیکھا ہے کہ:۔

"قتال جائز نہیں جس کو نہ پہنچی ہو اسلام کی دعوت مگر دعوت دینے کے بعد اور مستحب ہے دعوت دینا اس کو جس کو پہنچ چکی ہو اسلام کی دعوت اور یہ واجب نہیں اگر وہ انکار کریں تو اللہ سے مدد مانگ کر اُن سے لڑائی کریں ان پر منجنیق لگا دیں آگ میں جلا دیں ان پر پانی چھوڑ دیں ان کے درختوں کو کاٹ ڈالیں ان کی کھیتیاں اُجاڑ دیں"۔ (التصحیح النوری شرح اردو مختصر القدوری جلد نمبر ۲ صفحہ ۳۱۶)

یہ وہ خیالات ہیں جن کے ہوتے دیوبندی کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ ان کے مدارس کے در و دیوار سے جو خمیر اٹھتا ہے وہ ملک و ملت کے لئے کندن بنکر چمکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ سب باتیں اس وقت تک منافقانہ کہلائیں گی جب تک کہ تم حکومت وقت کے وفادار ہو کر پہلے ان عقائد کو خیرباد نہ کہہ دو جو دراصل اسلامی تعلیم کے خلاف ہیں اور جن کو اپنا کر تم آج عالم اسلام کے لئے بے چینی کا ذریعہ بن چکے ہو اور حقیقت یہ ہے کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں جن تعلیمات کی طرف تم کو خدا کے مامور سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی امام مہدی و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوت دی ان کی طرف لوٹنے میں ہی تمہاری فلاح و بہبودی ہے ورنہ ایسے ہی تلخ پھل چنتے رہو گے۔

(منیر احمد خادم)

تجھ پہ خدا کی رحمت یونہی بے شمار دیکھوں

ترا پھول چہرہ میں سدا بہار دیکھوں
وہ گھڑی کبھی نہ آئے تجھے بے قرار دیکھوں
اے مکین دل تجھی سے ، ہے جہانِ دل کی رونق
مری دھڑکنیں دعا دیں تجھے بار بار دیکھوں
تری دید سے سوا ہو ، مرا شوق دید ہر پل
کبھی چشم نم مچل کے تجھے بار بار دیکھوں
کبھی خواب بن کے اترے مرے صحن دل میں جب تو
دل خانۂ سیاہ کو بصد افتخار دیکھوں
تری دید کا یہ عالم نہیں آنکھ کو گوارا
گل رخ پہ آئے شبنم ، تجھے اشکبار دیکھوں
ترے عشق کی منادی سے نہ رک سکوں گا ہرگز
سرِ دار جھول جانا گو ہزار بار دیکھوں
اے مرے حبیب آقا تجھ کو شفا مبارک
تجھ پہ خدا کی رحمت یونہی بیشمار دیکھوں

(ضیاء اللہ مبشر)

خطبہ جمعہ

اولیاءاللہ کو جو بڑی اور اعلیٰ درجہ کی کرامت دی جاتی ہے وہ یہی ہے کہ ان کے تمام حواس اور عقل اور فہم اور قیاس میں نور رکھا جاتا ہے اور ان کی قوت کشفی نور کے پانیوں سے ایسی صفائی حاصل کرلیتی ہے کہ جو دوسروں کو نصیب نہیں ہوتی۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۲۰/ستمبر ۲۰۰۲ء بمطابق ۲۰/تبوک ۱۳۸۱ء ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - اياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۔ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (سورة الحديد:۲۹)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت میں سے دُہرا حصہ دے گا اور تمہیں ایک نور عطا کرے گا جس کے ساتھ تم چلو گے اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت عمر بن عبسہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں بوڑھا ہو جاتا ہے تو یہ بڑھاپا اُس کے لئے قیامت کے روز نور بن جائے گا۔ (ترمذی، کتاب فضائل الجہاد)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام فرماتے ہیں:

"اے ایمان لانے والو! اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اِتقاء کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیر میں فرق رکھ دے گا۔ وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائے گا جس نور کے ساتھ تم اپنی راہوں میں چلو گے یعنی وہ نور تمہارے تمام افعال اور اقوال اور قویٰ اور حواس میں آجائے گا۔ تمہاری عقل میں بھی نور ہوگا اور تمہاری ایک انکل کی بات میں بھی نور ہوگا اور تمہاری آنکھوں میں بھی نور ہوگا اور تمہارے کانوں اور تمہاری زبانوں اور تمہارے بیانوں اور تمہاری ہر ایک حرکت اور سکون میں نور ہوگا اور جن راہوں میں تم چلو گے وہ راہیں نورانی ہو جائیں گی۔ غرض جتنی تمہاری راہیں تمہارے قویٰ کی راہیں تمہارے حواس کی راہیں ہیں وہ سب نور سے بھر جائیں گی اور تم سراپا نور میں ہی چلو گے۔ ......

بڑی اور اعلیٰ درجہ کی کرامت جو اَولیاء اللہ کو دی جاتی ہے۔ جن کو تقویٰ میں کمال ہوتا ہے، وہ یہی دی جاتی ہے کہ ان کے تمام حواس اور عقل اور فہم اور قیاس میں نور رکھا جاتا ہے اور ان کی قوت کشفی نور کے پانیوں سے ایسی صفائی حاصل کرلیتی ہے کہ جو دوسروں کو نصیب نہیں ہوتی۔ ان کے حواس نہایت باریک بین ہو جاتے ہیں اور معارف اور دقائق کے پاک چشمے اُن پر کھولے جاتے ہیں اور فیض سائغ ربانی اُن کے رگ وریشہ میں خون کی طرح جاری ہو جاتا ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام۔ صفحہ ۱۷۷ تا ۱۷۹)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام مزید فرماتے ہیں: "مرنے کے بعد کامل نجات اور سچی خوشحالی اور حقیقی سرور کا وہ شخص مالک ہوگا جس نے وہ زندہ اور حقیقی نور اس دنیا میں حاصل کرلیا ہے جو انسان کے منہ کو اس کے تمام قوتوں اور طاقتوں اور ارادوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف پھیر دیتا ہے اور جس سے اس سفلی زندگی پر ایک موت طاری ہو کر انسانی روح میں ایک سچی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ زندہ اور حقیقی نور کیا چیز ہے؟ وہی خداداد طاقت ہے جس کا نام یقین اور معرفتِ تامّہ ہے۔ یہ وہی طاقت ہے جو اپنے زور آور ہاتھ سے ایک خوفناک اور تاریک گڑھے سے انسان کو باہر لاتی اور نہایت روشن اور پُرامن فضا میں بٹھا دیتی ہے اور قبل اس کے جو یہ روشنی حاصل ہو تمام اعمالِ صالحہ رسم اور عادت کے رنگ میں ہوتے ہیں اور اس صورت میں ادنیٰ ادنیٰ ابتلاؤں کے وقت انسان ٹھوکر کھا سکتا ہے۔" (روحانی خزائن۔ جلد ۱۴، ایام الصلح صفحہ ۲۴۵،۲۴۶)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی منظوم کلام میں سے چند اشعار کا ترجمہ پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں: "اس احمد آخر زمان کے نُور سے لوگوں کے دل آفتاب سے زیادہ روشن ہو گئے۔ وہ تمام بنی آدم سے بڑھ کر صاحب جمال ہے اور آب وتاب میں موتیوں سے بھی زیادہ روشن ہے۔ مَیں نے دیکھا کہ وہ آنکھوں کا نُور ہے۔ اُس کی محبت کا اثر چمکدار سورج کی مانند ہے۔ وہ چہرہ روشن ہو گیا جس نے اُس سے روگردانی نہ کی۔ وہ کامیاب ہو گیا جس نے اس کا دروازہ پکڑ لیا۔

(دیباچہ براہین احمدیہ۔ حصہ اوّل)

فارسی منظوم اشعار میں یہ بھی ہے:

جب سے مجھے رسول پاک کا نُور دکھایا گیا تب سے اس کا عشق میرے دل میں یوں جوش مارتا ہے جیسے آبشار میں سے پانی۔ اے نبی اللہ کفر اور شرک سے دنیا اندھیر ہو گئی۔ اب وقت آگیا ہے کہ تُو اپنا سورج کی مانند چہرہ ظاہر کرے۔ اے میرے دلبر! مَیں انوارِ الٰہی تیری ذات میں دیکھتا ہوں اور ہر عقلمند دل کو تیرے عشق میں سرشار پاتا ہوں۔ (آئینہ کمالات اسلام)

الہام ہے: "اِنِّی مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَاُفْطِرُ وْ اَصُوْمُ وَاَلُوْمُ مَنْ يَّلُوْمُ ۔ وَاُعْطِيْكَ مَا يَدُوْمُ ۔ وَاَجْعَلُ لَكَ اَنْوَارَ الْقُدُوْمِ ۔ وَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ اِلَى الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۔ اِنِّی اَنَا الصَّاعِقَةُ وَاِنِّی اَنَا الرَّحْمٰنُ ذُوالْلُّطْفِ وَالنَّدٰی"

ترجمہ: مَیں اس رسول کے سامنے کھڑا ہوں گا اور افطار کروں گا۔ اور روزہ بھی رکھوں گا۔ اور اس کو ملامت کروں گا جو ملامت کرتا ہے اور تجھے وہ نعمت دوں گا جو ہمیشہ رہے گی۔ اور اپنی تجلّی کے نور تجھ میں رکھ دوں گا۔ اور مَیں اس زمین سے وقتِ مقدر تک علیحدہ نہیں ہوں گا یعنی میری قہری تجلّی میں فرق نہ آئے گا۔ مَیں صاعقہ ہوں اور مَیں رحمان ہوں۔ صاحبِ لطف اور بخشش"۔

(تذکرة الشہادتین صفحہ ۷)

"اُصَلِّی وَاَصُوْمُ ، اَسْهَرُ وَاَنَامُ ۔ وَاَجْعَلُ لَكَ اَنْوَارَ الْقُدُوْمِ ۔ وَاُعْطِيْكَ مَايَدُوْمُ ۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا"۔ (الحکم جلد ۷، نمبر ۵ بتاریخ ۷/فروری ۱۹۰۳ء، صفحہ ۱۲)۔ مَیں (تجھ پر) خاص رحمتیں نازل کروں گا اور عام لوگوں سے اپنے عذاب کو روک لوں گا۔ مَیں چشم نمائی بھی کروں گا اور چشم پوشی بھی۔ اور تیرے لئے اپنے آنے کے نور عطا کروں گا۔ اور وہ چیز تجھے دوں گا جو تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گی۔ خدا ان کے ساتھ ہوگا جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ (حقیقة الوحی صفحہ ۹۲، اور ۱۰۴)

الہام مارچ ۱۹۰۶ء: "خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلے کو تمام زمین میں پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقے کے لوگ غالب کرے گا۔ اور میرے فرقے کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمے سے پانی پئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلا آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا ...... سوائے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا"۔

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۰،۲۱)

وقف جدید کی اہمیت و برکات

(مرتبہ: ظہور احمد بشیر۔ لندن)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۹۵ء سے ۲۰۰۱ء کے سات سالوں میں وقف جدید کے مقاصد، اہمیت اور برکات سے متعلق اپنے خطبات جمعہ میں جو ہدایات ارشاد فرمائیں ان کا ایک انتخاب کم و بیش حضور ایدہ اللہ کے ہی مبارک الفاظ میں پیش خدمت ہے۔ اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور انور ایدہ اللہ کے ان فرمودات پر عمل کرتے ہوئے اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کی برکات سے متمتع فرمائے۔

مختصر تعارف

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

وقف جدید کا آغاز ۲۷ر دسمبر ۱۹۵۷ء کو جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا۔ جو ابتدائی ممبر مقرر فرمائے تھے ان میں اس عاجز کے نام کے علاوہ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہرؓ کا نام بھی تھا۔ وقف جدید کا سب سے پہلا نام ممبر کے طور پر میرا تھا یعنی حضرت مصلح موعودؓ نے میرا نام نمبر ایک پر رکھا تھا۔ پھر شاید حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر دو نمبر پر لیکن جہاں تک وقف جدید کی مجلس کی صدارت کا تعلق ہے ہمیشہ تاحیات حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر ہی رہے۔ حضرت مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب کا نام بھی تھا اور حضرت مولوی ابوالعطاء صاحب کا نام بھی تھا۔ حضرت ملک سیف الرحمان صاحب کا نام بھی تھا اور بھی ایک دو نام تھے تو کل سات ممبران تھے جن سے اس تحریک کا آغاز ہوا۔ اور ابتدائی وعدہ مجھے یاد ہے اس سال کا شائد ستر بہتر ہزار روپے تھا اور پھر جو خدا تعالیٰ نے اسے ترقی عطا فرمانی شروع کی تو اب آج کے وقت تک پہنچتے پہنچتے بالکل کایا پلٹ چکی ہے۔

احمدی بچوں کے دلوں میں اس تحریک کی محبت بچپن ہی سے پیدا کرنے کی خاطر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۶۶ء میں وقف جدید کے دفتر اطفال کا اجراء فرمایا۔ پہلے یہ تحریک پاکستان اور ہندوستان تک ہی محدود تھی پھر مَیں نے ۲۵ر دسمبر ۱۹۸۵ء کو یہ تحریک پوری دنیا تک وسیع کر دی اور اب دنیا کے ایک سو دس سے زائد ممالک میں یہ تحریک جاری ہو چکی ہے۔

جو ابتدائی رقمیں ہزاروں کی تھیں لاکھوں میں اور لاکھوں کی کروڑوں میں بدل چکی ہیں اور دنیا کی وہ قومیں بھی اب اس قربانی میں شامل ہو گئی ہیں جن کو پہلے وقف جدید کی قربانی میں شامل نہیں کیا جاتا تھا یعنی یورپ اور دیگر مغربی اقوام یعنی امریکہ اور کینیڈا وغیرہ کی اقوام۔

(خطبہ جمعہ ۵/جنوری ۱۹۹۶ء، ۵/جنوری ۲۰۰۱ء)

وقف جدید ایک الٰہی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۶/جنوری ۱۹۹۵ء میں فرماتے ہیں:۔

"وقف جدید حضرت مصلح موعودؓ کی تحریکات میں سے سب سے آخری تحریک ہے لیکن چونکہ الٰہی منشاء کے مطابق جاری ہوئی تھی اس لئے اس سے متعلق آپ کو بہت سی مبشر رؤیا بھی دکھائی گئیں اور جو ولولہ آپ کے دل میں پیدا کیا گیا اس کا یہ حال تھا کہ آپ نے ایک موقع پر فرمایا کہ میرے دل میں اتنا جوش ہے اس تحریک کے لئے کہ اگر جماعت میرا ساتھ نہ دے، جو ویسے ناممکن بات تھی مگر احتمالاً ایک فرضی ذکر کے طور پر بعض دفعہ انسان یہ دلیل قائم کرتا ہے، تو اپنے قلبی جوش کے اظہار کے لئے آپ نے فرمایا کہ اگر میرا جماعت ساتھ نہ دے، تو مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں، اپنے کپڑے بیچنے پڑیں تب بھی میں ضرور اس تحریک کو جاری کر کے رہوں گا اور یہ بیماری کے ایام کا آپ کا عزم ہے جب کہ بیماری کے ایام میں ارادے کمزور پڑ جایا کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وقف جدید کو جو خدا تعالیٰ نے بعد میں برکتیں عطا فرمائیں وہ اس بات کی مظہر ہیں کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں یہ تحریک الٰہی تحریک ہی تھی اور جو ولولہ اللہ نے ڈالا تھا وہ الٰہی ولولہ ہی تھا جو ساری جماعت کے دلوں میں منتقل ہونا شروع ہوا یہاں تک کہ یہ تحریک اب خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت مستحکم ہو چکی ہے"۔ (مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۷/فروری ۱۹۹۵ء)

وقف جدید کا سب سے اعلیٰ مقصد

وقف جدید کا تعلق ولایت سے حضرت مصلح موعودؓ نے رکھا اور جو نقشہ کھینچا ہے اپنے اس روحانی خواب کا وہ یہ ہے کہ جگہ جگہ بڑے بڑے اولیاء اور قطب پیدا ہو رہے ہیں۔ دیہات میں اور گاؤں گاؤں میں رازی پیدا ہو رہے ہیں۔ تو وقف جدید کی تحریک تو بالکل عمومی، عام سی ایک دنیا کی نہیں دین کے لحاظ سے پسماندہ دیہات کی تحریک تھی مگر جو مقاصد تھے وہ اتنے بلند تھے کہ گاؤں گاؤں میں رازی پیدا ہوں، گاؤں گاؤں میں اولیاء اللہ اور قطب پیدا ہونے شروع ہو جائیں۔ اور فرمایا آغاز ہی میں آپ نے جو نقشہ کھینچا اپنے دل کا، فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ وقف جدید کے ذریعے گاؤں گاؤں اولیاء اللہ پیدا ہوں اور اس وجہ سے میں چاہتا ہوں کہ میں خود نگرانی کروں اور باقی تنظیمیں ہیں ان کی طرح نہیں بلکہ براہ راست معلمین پر نظر رکھوں، ان سے رابطہ رکھوں۔ اور جب تک صحت نے توفیق دی آپ بہت حد تک یہ کام کرتے رہے پھر وہ توفیق نہ رہی کیونکہ بہت بیمار ہو گئے تھے مگر یہ آپ کے ارادے اور خواہشات تھیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ وقف جدید کو پہلے سے بڑھ کر اس طرف متوجہ ہونا چاہئے کہ اپنے تمام کارکنوں پر نظر رکھیں اور یہ دیکھیں کہ جن جماعتوں پر وقف جدید کا کام ہو رہا ہے وہاں اولیاء اللہ پیدا ہو رہے ہیں کہ نہیں۔ پس اگر یہ مطمح نظر بنا رہے تو میں امید رکھتا ہوں کہ پھر زیادہ بیدار مغزی کے ساتھ، اپنے ذہن میں اس مقصد کو حاضر رکھتے ہوئے زیادہ امکان پیدا ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور ایسے بندے اس کی نگاہ میں آجائیں اور اس کا وہ قرب حاصل کریں جسے ولایت کہا جاتا ہے۔

(خطبہ جمعہ ۲۷/دسمبر ۱۹۹۶ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۴/فروری ۱۹۹۷ء)

وقف جدید کو بیرون پاکستان ممتد کرنے میں حکمت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"جب میں نے یہ تحریک کی تو اس وقت میرے ذہن میں یہ نہیں تھا کہ اتنی بڑی ضرورتیں پیدا ہونے والی ہیں کیونکہ تبلیغ جاری تو تھی مگر دھیمی دھیمی۔ اس میں وہ نئی حرکت اور نئی سُرعت پیدا نہیں ہوئی تھی جو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیدا ہو چکی ہے اور تبلیغ ہی کے تقاضے ہیں جن کو پورا کرنے کے لئے نئے مالی تقاضے ابھرے اور اس کی وجہ سے عام چندوں تک محدود رہتے ہوئے وہ ضرورتیں پوری نہیں ہو سکتی تھیں۔

مثلاً وقف جدید کے تعلق میں میں نے یہ اعلان کیا تھا ہندوستان کی جماعتیں چونکہ ابھی غریب ہیں اور تقسیم کے بعد ان کو بہت بڑا دھکا لگا تھا جس سے ابھی تک وہ سنبھلی نہیں اس لئے وہاں کی وقف جدید کی ضرورتیں ان کے چندے کی صلاحیت کے مقابل پر بہت زیادہ ہیں۔

اسی طرح افریقہ کی جماعتیں چونکہ بیشتر غریب ہیں نہ وہ پوری طرح اپنے چندوں میں خود کفیل ہیں، نہ وقف جدید کی طرز کا نظام وہاں جاری کرنے سے یا وقف جدید کی نہج پر ان کی تعلیم و تربیت کرنے کے لئے ہمارے پاس وہاں کوئی ایسے ذرائع مہیا ہیں کہ ہم ملکی طور پر ان ضرورتوں کو پورا کر سکیں اس لئے میں نے یہ تحریک کی کہ مغربی ممالک بالخصوص اور بیرونی ممالک بالعموم اس تحریک میں شامل ہو جائیں اور محض ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش ہی کو یہ اعزاز حاصل نہ رہے کہ یہ تینوں تو ایک ایسی تحریک میں حصہ لے رہے ہیں جو خالصتاً للہ ایک عظیم مقصد کے لئے قائم کی گئی اور باقی جماعتیں دنیا کی محروم رہ گئی ہیں"۔

(خطبہ جمعہ ۲۷/دسمبر ۱۹۹۶ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۴/فروری ۱۹۹۷ء)

وقف جدید کا چندہ کہاں کہاں خرچ ہوتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۶/جنوری ۱۹۹۵ء میں فرماتے ہیں:۔

"وقف جدید بیرون جب سے شروع ہوئی ہے اگرچہ اس آمد میں سے بہت حد تک انہی علاقوں میں خرچ ہوا ہے جن علاقوں کی خاطر یہ تحریک قائم کی گئی تھی یعنی پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش۔ لیکن حضرت مصلح موعودؓ کی ایک رؤیا نظر سے گزری ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ خدا کا منشاء یہ ہے کہ بالآخر اس تحریک کا فیض یعنی جن کاموں پر خرچ کرنا ہے اس اعتبار سے بیرونی دنیا پر بھی پھیلانا ہو گا اور باقی ملکوں میں صرف پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش پر ہی اس کا خرچ نہیں ہو گا بلکہ اور جگہ بھی اسی قسم کا نظام جاری ہو گا یعنی وقف جدید کے مقاصد کے حصول میں ان کو بھی شامل کرنا پڑے گا صرف چندے کی قربانی میں نہیں۔

پس اس لحاظ سے مال کو ہدایت کر دی ہے کہ آغاز ہم افریقہ سے کرتے ہیں۔ افریقہ میں ضرورتیں بڑھ رہی ہیں اور بعض ملکوں میں اقتصادی بد حالی کی وجہ سے چندوں میں کمزوری آ رہی ہے تو وقف جدید کا ایک حصہ ہم انشاء اللہ افریقہ کی طرف منتقل کریں گے اور پھر ایسا وقت آئے گا کہ یورپ میں بھی وقف جدید کے نظام کے تحت ہمیں معلمین مقرر کرنے پڑیں گے اور اس قسم کے کام جاری کرنے ہوں گے جو اسلام کے آخری غلبے کے لئے ضروری ہیں"۔

(مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۷/فروری ۱۹۹۵ء)

وقف جدید میں جو بیرون کا چندہ ہے یہ ہندوستان اور افریقہ پر خرچ ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ پاکستان سے بھی وقف جدید کے چندوں میں جو بچت ہوتی ہے وہ بیرونی ممالک میں خرچ کے لئے بھیجنے لگے ہیں۔ پس یہ بحث نہیں ہے کہ چندہ کس نے دیا ہے اور کہاں خرچ ہونا چاہئے۔ یعنی کس نے دیا ہے کی بحث نہیں ہے اور یہ بحث نہیں ہے کہ جس نے دیا ہے اسی پر خرچ کیا جائے۔ یہ بحث ضرور رہے گی کہ اس وقت عالمی تقاضوں کے لحاظ سے کس ملک کو زیادہ ضرورت ہے اور کون سا ملک ہے جو تیز رفتاری کے ساتھ سچائی کی طرف متوجہ ہو رہا ہے اور اسی نسبت سے اس کی ضرورتیں بڑھ رہی ہیں۔

پس خرچ میں ہمیشہ جماعت احمدیہ نے اس بات کو راہنما رکھا ہے اور یہ بات بے تعلق سمجھی ہے اور ہمیشہ بے تعلق سمجھی جائے گی کہ کس نے زیادہ دیا تھا اور کس نے کم دیا تھا۔ ضرورت جہاں زیادہ ہے وہاں زیادہ خرچ کیا جائے گا اور ہمیشہ یہی ہوتا رہا ہے۔ پس اب

صورت حال یہ ہو گئی ہے کہ بیرونی دنیا کا چندہ پاکستان، بنگلہ دیش اور ہندوستان کے چندوں سے اب خدا کے فضل سے بہت بڑھ چکا ہے اور عین اس وقت یہ برکت ملی ہے جبکہ ضرورت بہت شدید ہو گئی تھی۔

(خطبہ جمعہ ۲۷/دسمبر ۱۹۹۶ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۴/فروری ۱۹۹۷ء)

وقف جدید کی برکات اور عظیم احسانات کا تذکرہ

وقف جدید کے معاملے میں جو اللہ تعالیٰ نے برکتیں ڈالی ہیں وہ حیرت انگیز ہیں اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ باوجود اس کے کہ ایک زائد تیسرے درجے کی تحریک تھی جس سے بہت بالا اور مضبوط مالی نظام انجمن کے باقاعدہ مستقل چندوں کی صورت میں قائم تھا وصیت کا نظام تھا، چندہ عام کا نظام تھا اور پھر تحریک جدید کو غیر معمولی اہمیت تھی اور تحریک جدید کی برکت سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں بہت خدمت اسلام ہوئی ہے۔ تو تیسرے درجے کی تحریک جس کا آغاز میں تعلق محض پاکستان اور بنگال کے دیہات سے تھا لیکن دیکھیں اللہ تعالیٰ برکتیں کتنی ڈالتا ہے۔ وقف جدید کے سلسلہ میں خدا تعالیٰ نے وہ عظیم احسانات فرمائے ہیں کہ روح خدا کے حضور ایسے سجدے کرتی ہے کہ سجدے سے سر اٹھانے کو جی نہ چاہے سوائے اس کے کہ مجبوریاں دوسرے کاموں میں لے جائیں مگر ایک ایک شکر اللہ کا ایسا ہے کہ اس میں ساری روح ہمیشہ سجدہ ریز رہے تو اس کے نشہ سے باہر نہیں آسکتی۔ یہ اللہ کی عجیب شان ہے کہ وقف جدید کی وصولیاں اس کے وعدوں سے بڑھ رہی ہیں۔ ''سینہ شمشیر سے باہر ہے دم شمشیر کا'' قربانی کرنے والا دم جو ہے وہ سینے سے باہر نکلتا ہے، اچھل اچھل کے باہر آرہا ہے۔

(خطبہ جمعہ ۶/جنوری ۱۹۹۵ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۷/فروری ۱۹۹۵ء)

تائید الٰہی کی ہوائیں

آج تک ایک بھی ضرورت ایسی میرے سامنے نہیں آئی جو ضرورت حقہ ہو، اچانک سامنے پیدا ہو جائے اور اس کی تائید میں الٰہی ہوا نہ چلی ہو۔ ہمیشہ بغیر تحریک کے، کثرت کے ساتھ عین ضرورت کے وقت اللہ تعالیٰ ضرورت پوری کرنے کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔

پس آپ محفوظ ہاتھوں میں ہیں، نہ صرف یہ کہ آپ محفوظ ہاتھوں میں ہیں بلکہ آپ کے دل کی سچائی پر یہ باتیں گواہ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ سچے لوگوں سے ہے۔ جو خدا کی خاطر، نہ کہ دنیا کود کھانے کے لئے، اس کی راہ میں اپنی طاقتیں اور اپنے اموال خرچ کرتے ہیں ان کے ساتھ یہ وعدہ ہے اور ہمارے ساتھ یہ وعدہ پورا ہو رہا ہے۔ تو سب سے خوشی کی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان خرچ کرنے والوں کے دلوں پر نظر رکھی اور ان کی نیکیوں اور ان کے خلوص کو قبول فرما لیا ہے اور یہ قبولیت کے نشان ہیں جو ہم دیکھ رہے ہیں۔ اللہ کرے کہ ہمیشہ اسی طرح یہ قبولیت کے نشان ہمارے حق میں ظاہر ہوتے رہیں۔

(خطبہ جمعہ ۲/جنوری ۱۹۹۸ء مطبوعہ النضل انٹرنیشنل ۲۰/فروری ۱۹۹۸ء)

وقف جدید تعلیم و تربیت کا ایک بڑا ذریعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

''یقیناً یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی تحریک دل میں ڈالی گئی تھی کیونکہ اچانک تبلیغ میں ایسی سرعت پیدا ہو گئی اور دنیا کا رجحان احمدیت کی طرف اس تیزی سے بڑھنے لگا کہ ان کو تبلیغ کرنے کا تو الگ مسئلہ، ان کی تربیتی ذمہ داریوں کو سنبھالنے کے لئے بہت بڑی مالی ضروریات درپیش تھیں۔ کیونکہ انہی میں سے مبلغ نکالنا، ان کی تربیت کے سامان کرنا، ان کو جگہ جگہ جلسوں کے ذریعہ اور تربیتی کلاسز کے ذریعہ اس دین کی تفصیل سمجھانا جس کو عموماً بغیر سمجھے عامۃ الناس قبول کرتے ہیں اور یہ معاملہ صرف احمدیت کے لئے خاص نہیں دنیا کے ہر مذہب کا یہی حال ہے۔ عامۃ الناس عموماً ایک عقیدے کو تسلیم کر لیتے ہیں۔ بعض نشانات کو دیکھ کر، بعض رجحانات کو دیکھ کر اور بعض دفعہ آسمان سے ایسے تائیدی نشان ظاہر ہو رہے ہوتے ہیں جن کو دیکھنے سے وہ یقین کر لیتے ہیں کہ یہ سچا سلسلہ ہے مگر اس کے عقائد کی تفصیل، اس پر عمل کرنے کے جو طریق ہیں ان سے بسا اوقات ناواقف رہتے ہیں۔ اسی لئے قرآن کریم نے وہ نظام جاری فرمایا کہ اپنے مرکز میں پہلے مختلف قوموں کے نمائندوں کو بلاؤ جو مسلمان ہو چکے ہیں۔ ان کو بلاؤ، ان کو وہاں ٹھہراؤ، ان کی تعلیم و تربیت کرو اور پھر واپس بھیجو تا کہ وہ اپنے اپنے مقامات پر جا کر خدمتِ دین کا کام بہتر طریق پر سرانجام دے سکیں۔ یہ ضروریات تھیں جن کے لئے خدا تعالیٰ نے مغربی جماعتوں کو یعنی آزاد ایسے ملکوں کو جو نسبتاً ترقی یافتہ ہیں ان کو بھی اس تحریک میں شمولیت کی توفیق بخشی اور اللہ تعالیٰ نے اس کے بہت ہی اعلیٰ پھل ہمیں دکھائے اور ایسے جن کا ہمارے ذہن میں کہیں دور کے گوشوں میں بھی کوئی تصور نہیں تھا''۔

(خطبہ جمعہ ۲۷/دسمبر ۱۹۹۶ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۴/فروری ۱۹۹۷ء)

وقف جدید کے نظام میں ایک تبدیلی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲/جنوری ۱۹۹۸ء میں فرماتے ہیں:۔

''جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب کروڑ سے زیادہ احمدی نئے شامل ہو چکے ہیں اور ان کے متعلق ہماری طرف سے جو تربیت کے نظام جاری ہو رہے ہیں ابھی تک پوری طرح ان کی کفالت نہیں کر رہے۔ اگر ہم نے وقف جدید میں بھی ان کی طرف پوری توجہ کی ہوتی تو ان کے ایمان اور اخلاص کو بڑھانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ تھا۔ اس لئے اب ہر جماعت میں نئے آنے والوں کے لئے وقف جدید کا ایک الگ سیکرٹری مقرر ہو۔ وہ خالصتاً ان پہ کام کرے۔ خواہ ایک آنہ بھی ہو وہ بھی قبول کیا جائے۔ لیکن کثرت کے ساتھ وقف جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد میں نئے آنے والوں میں سے اضافہ ہو۔ اس کے نتیجے میں ہماری یہ جو فہرست ہے لاکھوں کی بجائے اگلے چند سال میں کروڑ تک پہنچ جائے گی اور وقف جدید کا یہ فیض بہت بڑا فیض ہو گا جو فیض عام ہو گا اور آئندہ رہتے زمانوں تک کے لئے وقف جدید کا یہ احسان بنی نوع انسان کو پہنچتا رہے گا۔

پس آج سے اپنی جماعت میں ایک پورے سیکرٹری وقف جدید برائے نومبایعین مقرر کریں اور دوسرے سیکرٹری وقف جدید جو ہیں ان کا تعلق پہلوں کی تعداد بڑھانا، ان کے بچوں کی فکر کرنا، بڑھتی ہوئی آمدنیوں کے مطابق وقف جدید کے چندے کو بڑھانا یہ کام ہو گا۔ اور یہ کام الگ چلے تو امید ہے اگلے سال انشاء اللہ اس کے بڑے دلچسپ نتائج آپ کے سامنے آئیں گے''۔

(مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۲۰/فروری ۱۹۹۸ء)

چندہ دینے والوں کی تعداد بڑھانے کی طرف خصوصی توجہ دی جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

''چندے میں اضافہ اپنی ذات میں خوشکن ضرور ہے مگر چندہ دینے والوں میں جو اضافہ ہے وہ بہت زیادہ خوشکن ہے۔ اس کا مطلب ہے زیادہ سے زیادہ اللہ کے بندے خدا کی راہ میں خرچ کرنے پر تیار ہوتے چلے جارہے ہیں''۔ (خطبہ جمعہ یکم/جنوری ۱۹۹۹ء۔ مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۹/فروری ۱۹۹۹ء)

''جہاں تک وقف جدید کے چندہ کا تعلق ہے اس سے بہت زیادہ اہم یہ امر ہے کہ مجاہدین کی تعداد زیادہ بڑھے کیونکہ جن لوگوں کو خصوصاً نومبایعین کو شروع سے ہی طوعی چندوں کی توفیق عطا ہوتی ہے وہ پھر آگے بہت بڑھ بڑھ کر، دل کھول کر چندہ دینے کے عادی ہو جاتے ہیں''۔

(خطبہ جمعہ ۵/جنوری ۲۰۰۱ء۔ مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۹/فروری ۲۰۰۱ء)

''پس میں نے جیسا کہ پہلے زور دیا تھا ہمیں قربانی کرنے والوں کی تعداد بڑھانا ہے کیونکہ جو بھی ایک دفعہ قربانی کرنے والوں کی تعداد میں شامل ہو جائے اللہ تعالیٰ کا قانون قرضہ حسنہ کو بڑھانے والا اس پر لاگو ہو جاتا ہے۔ اس کی نیکیاں بڑھتی ہیں، اموال میں برکت پڑتی ہے۔ ایسا بچہ بڑا ہوتا ہے تو جو بھی کمائی کرتا ہے اس میں اللہ کا حصہ ڈالتا ہے۔ پس وقف جدید کو آئندہ نسلوں کو سنبھالنے کے لئے استعمال کریں اور کثرت سے وقف جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھائیں۔ خواہ تھوڑی قربانی کریں لیکن ان کو شامل ضرور کریں''۔

(خطبہ جمعہ ۲/جنوری ۱۹۹۸ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۲۰/فروری ۱۹۹۸ء

نومبایعین کو فوری طور پر اس تحریک میں شامل کیا جائے

نومبایعین جس تعداد میں بڑھ رہے ہیں اسی تعداد سے چندہ دہندگان بھی بڑھنے چاہئیں۔ آغاز میں آنے والوں کا یہ حال ہوتا ہے کہ بعض دفعہ ان کی دلداری کے لئے کچھ نہ کچھ ان کی ضرورتیں، اقتصادی بدحالی کو دور کرنے کے لئے کئی وجوہات سے کچھ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ جلسوں پر بلاتے ہیں تو کرایہ دے کر بلاتے ہیں پھر وہ وقت آتا ہے کہ وہ چندے لے کر اپنے خرچ پر چندے دینے کے لئے آتے ہیں۔ مگر آغاز میں کچھ قربانی لازم ہے اگر بغیر قربانی کے اسی حال پہ وہ ٹھنڈے ہو گئے تو پھر آپ کے لئے ان کو قربانی کے مزے دینا مشکل ہو جائے گا، ان کو پتہ ہی نہیں ہو گا کہ قربانی کا مزہ ہے کیا۔ پس ان کو بھی وقف جدید میں شامل کریں۔

(خطبہ جمعہ ۶/جنوری ۱۹۹۵ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۷/فروری ۱۹۹۵ء)

نومبایعین کو ضرور شامل کریں خواہ معمولی رقم لے کر ہی ان کو شامل کریں۔ ایک دفعہ جس کو خدا کی راہ میں محبت سے کچھ پیش کرنے کی توفیق مل جائے پھر وہ چسکا پڑ جاتا ہے پھر وہ زندگی بھر اس کا چسکا اترتا نہیں ہے۔ اس لئے بڑے بڑے بھاری بھاری چندے وصول نہ کریں شروع میں جتنی توفیق ہے اتنا وصول کریں تا کہ وہ جو محبت کا مضمون ہے وہ قائم رہے چٹی کا مضمون نہ آجائے۔ ایک دفعہ آپ نے نئے آنے والوں پر توفیق سے بڑھ کر بوجھ ڈال دیا اور اصرار کیا کہ تم سولہواں حصہ ضرور دو اور فلاں میں اتنا دو اور فلاں چندے میں اتنا دو تو بعید نہیں کہ وہ چونکہ کمزور ہیں ان کی کمریں ٹوٹ جائیں اور ایمان میں بڑھنے کی بجائے وہ پہلے مقام سے بھی نیچے گر جائیں اس لئے حکمت کے تقاضے پورے کریں۔ خدا نے جو انفاق فی سبیل اللہ کی روح بیان فرمائی ہے کہ وہ تعلق باللہ ہونی چاہئے اور انسان اپنے شوق سے محبت کے طور پر پیش کرے اس روح سے جتنا کوئی توفیق پاتا ہے اس توفیق کو مدنظر رکھ کر اس سے لیں۔ لیکن کچھ نہ کچھ کی توفیق تو ہر ایک رکھتا ہے اگر ایک معمولی رقم بھی وہ خوشی سے دے دے تو وہ بھی قبول کر لیں

اور تعداد بڑھانے کی کوشش کریں۔
(خطبہ جمعہ ۵/جنوری ۱۹۹۶ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۲۳/فروری ۱۹۹۶ء)

نو مبایعین کے اخلاص کا ذکر

"جس رفتار سے چندے بڑھ رہے ہیں میں سمجھتا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ آگے وہ ضرورتیں چندوں ہی سے پوری ہوتی رہیں گی، کسی نئی تحریک کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ اور خاص طور پر اس لئے بھی مجھے امید ہے کہ یورپ میں جو نئے احمدی ہونے والے ہیں ان میں خصوصاً البانین نسل کے لوگوں میں مالی قربانی کی روح پائی جاتی ہے۔ اور بعض تو ایسے ہیں جو بڑے زور اور اصرار کے ساتھ پوچھ پوچھ کے کہ باقی کیا دیتے ہیں ہم سے وہ سب کچھ لو خود دینے کے لئے آگے آتے ہیں۔ تو بہت ماشاء اللہ حیرت انگیز قربانی کا جذبہ ہے جو البانین نسل کے لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ پس جب یہ لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے، جب ان کی توفیق بڑھے گی تو یہ بعید نہیں کہ آئندہ چند سالوں میں بجائے اس کے کہ باہر سے مدد لیں خود باہر کے دوسرے علاقوں کے لئے مددگار بن جائیں"۔
(خطبہ جمعہ ۲۷/دسمبر ۱۹۹۶ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۴/فروری ۱۹۹۷ء)

"اب یہ کثرت کے ساتھ نو مبایعین کا دور ہے اور ہم پوری توجہ کر رہے ہیں کہ ہر نو مبایع بھی خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت ڈالے اور امید رکھتے ہیں کہ انشاء اللہ یہ تحریک کامیاب ہو گی۔ ابھی تک تو اس کے بہت اچھے نتائج نکل رہے ہیں اور کثرت سے نو مبایعین خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت ڈال رہے ہیں اور وقف جدید کی راہ میں بھی ان نئے آنے والوں کو بکثرت شامل ہونے کی توفیق مل رہی ہے"۔
(خطبہ جمعہ ۷/ جنوری ۲۰۰۰ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۸/فروری ۲۰۰۰ء)

دفتر اطفال کا ریکارڈ رکھنا چاہئے

"وقف جدید کا جو اطفال کا ریکارڈ ہے وہ پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش میں رکھا جاتا ہے مگر دوسرے ملکوں میں نہیں رکھا جاتا اور ہم چاہتے ہیں کہ بچے بہت زیادہ اس میں حصہ لیں۔ جس طرح نو مبایعین دین میں بچے ہی ہوتے ہیں خواہ عمریں کتنی ہی ہوں۔ اسی طرح بچوں کا حال ہے۔ ان کو شروع ہی میں وقف جدید میں شامل کیا جائے تو آئندہ ہر قسم کے دوسرے چندوں میں اللہ تعالیٰ ان کے حوصلے بڑھا دے گا، ان کے دل کھول دے گا۔ تو ہمیں اب باہر کی جماعتوں سے معین طور پر یہ اطلاع ملنی چاہئے کہ اتنے زیادہ بچے ہم نے بڑھائے ہیں اور بچے کے سلسلے میں پہلے دن کا بچہ بھی نظام میں شامل ہو جاتا ہے"۔
(خطبہ جمعہ ۶/جنوری ۱۹۹۵ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۷/فروری ۱۹۹۵ء)

حسب توفیق اس تحریک میں حصہ لیں

"چونکہ عام چندوں کی ذمہ داریاں بہت جماعت نے اٹھا رکھی ہیں اس لئے میں اس تحریک کو بھی بعض دوسری تحریکات کی طرح اس طرح پیش کر رہا ہوں کہ وہ سب احمدی جو عام چندوں میں حسب توفیق حصہ لے رہے ہیں اور ان کے لئے زیادہ بوجھ اٹھانا ممکن نہیں ہے وہ محض تبرک کی خاطر کچھ نہ کچھ دے کر اس میں شامل ہو جائیں اور وہ صاحب حیثیت جن کو خدا تعالیٰ نے بڑی توفیق عطا فرمائی ہے وہ اپنی توفیق کے مطابق خود فیصلہ کریں اور وہ زیادہ تر اس کا عمومی بوجھ اٹھانے کے لئے آگے آئیں"۔
(خطبہ جمعہ ۲۷/دسمبر ۱۹۹۶ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۴/فروری ۱۹۹۷ء)

قربانی کس غرض سے بڑھائی جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷/دسمبر ۱۹۹۶ء میں فرماتے ہیں:۔

"یہ مراد نہیں کہ اپنی قربانیوں کو محض اس غرض سے بڑھائیں کہ آپ کا ذکر چلے۔ اس غرض سے بڑھائیں کہ آپ میں مسابقت کی وہ روح پیدا ہو جو آپ کے لئے مطمح نظر بنادی گئی ہے، جو آپ کا ماٹو قرار دے دیا گیا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے ﴿کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے بنائی گئی ہو اور دوسری جگہ فرماتا ہے کہ ﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ﴿لِکُلٍّ وِّجْھَۃٌ ھُوَ مُوَلِّیْھَا فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ﴾ ہر ایک کے لئے ایک نصب العین ہے جس کی وہ پیروی کرتا ہے اس کے لئے وہ پابند ہو جاتا ہے اس کے لئے وہ اپنے آپ کو وقف کر دیتا ہے، وہ قبلہ بن جاتا ہے جس کی طرف منہ پھیر لیتا ہے۔ ﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ﴾ تمہارا نصب العین جس کی طرف تم نے اپنے چہرے پھیرنے ہیں، اپنی توجہات کو مرکوز کرنا ہے وہ ہے ایک دوسرے سے نیکیوں میں آگے بڑھنا۔ پس اس جذبے کے ساتھ قرآن کریم نے ہمارا مقصد، ہمارا نصب العین ہی نیکیوں میں آگے بڑھنا قرار دے دیا ہے۔ اگر ایک انسان اپنے بھائی سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے تو اسے ہرگز ریاکاری نہیں کہا جا سکتا، اسے ہرگز معمولی بات سمجھ کر رد نہیں کیا جا سکتا۔ مگر اس اعلیٰ نیت کے باوجود اس سے بھی بلند تر نیتیں ہیں اور ان میں سے اول یہ ہے کہ اللہ کا تصور ذہن پر حاوی ہو اور کوئی بھی چندہ ایسا ادا نہ کیا جائے جس میں خدا کی محبت کی آمیزش شامل نہ ہو"۔
(مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۴/فروری ۱۹۹۷ء)

ماں باپ نیک روایت قائم کریں

"ماں باپ اپنی اولاد پر نظر رکھیں اور جہاں وہ کمانے والے بنیں ان کو یہ تحریک کریں کہ پہلے ہفتے کی آمد وہ مسجدوں میں دیں اور یہ نیک روایت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے سے قائم ہے اور جہاں تک مجھ سے مشوروں کا تعلق ہے میں ہر ایک کو یہی بتاتا ہوں کہ پہلے تو پہلے ہفتے کی آمد مسجد کے لئے دے دو۔ دوسرے فوری طور پر چندہ باقاعدہ دینا شروع کر دو۔ سولہویں حصے کا حساب کر کے اگر زیادہ کی توفیق نہیں تو یہ ضرور دو۔ تو اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہے تمہاری اولاد بھی فتنہ ہے تو یہ بھی ایک فتنے کا موقع ہوتا ہے۔ اولاد خوشحال ہو گئی ہے ماں باپ سمجھتے ہیں ان کو کیوں چندوں میں ڈالیں خواہ مخواہ، ہم جو دے رہے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ بھی ہار گئے۔ آپ کا دیا ہوا بھی گیا اگر چندے کا شوق ہی نہیں اور سمجھتے ہی نہیں کہ باعث سعادت ہے تو اولاد کو بھی آپ اس کی تحریک نہیں کریں گے"۔
(خطبہ جمعہ ۶/جنوری ۱۹۹۵ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۷/فروری ۱۹۹۵ء)

جماعت احمدیہ کی زندگی کی علامت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

"ساری دنیا میں جماعت احمدیہ جو ہر قسم کے چندے پیش کر رہی ہے ان میں جب وقف جدید کا اضافہ کیا گیا تو دوسرے چندوں میں کمی نہیں آئی۔ یہ چندہ بڑھنا شروع ہو گیا۔ یہ عجیب سی چیز ہے کہ جتنا مرضی بوجھ ڈال دو اور بوجھ ڈالو تو رفتار اور بھی تیز ہو جاتی ہے، کم نہیں ہوتی کسی قیمت پر۔ اور اگر بوجھ والی سواریاں ہیں تو جتنی سواریاں بعد میں داخل ہوتی ہیں وہ بھی تیز رفتار اسی طرح اسی شان کے ساتھ آگے بڑھنے والی ہیں۔ جس پہلو سے بھی دیکھو یہ جماعت احمدیہ کی زندگی کی علامتیں ہیں اور یہ اس وقت تک زندہ رہیں گی جب تک آپ کے اندر روحانیت زندہ رہے گی، جب تک آپ کے اندر خدا کا تعلق زندہ رہے گا، جب تک آپ اپنے خرچ کو اس آیت کے اسلوب کے مطابق ڈھالیں گے جو ہمیں بتاتی ہے کہ تم نے پیار اور محبت کے نتیجے میں خدا کے حضور پیش کرنا ہے اور ڈرنا نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ تم پر ایسے فضل نازل فرمائے گا کہ تم خود اس کے نتیجے میں حیرت زدہ رہ جاؤ گے۔

ہر سال جماعت کی مالی قربانیوں میں اضافہ جہاں ایک طرف اس بات پر گواہ ہے کہ جماعت احمدیہ اخلاص میں آگے بڑھ رہی ہے وہاں اس بات پر بھی گواہ ہے کہ خدا اپنے وعدے پورے کرتا چلا آرہا ہے اور اتنی قربانیوں کے باوجود جماعت غریب نہیں ہوئی بلکہ پہلے سے بڑھ کر امیر ہو گئی ہے"۔
(خطبہ جمعہ ۵/جنوری ۱۹۹۶ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۲۳/فروری ۱۹۹۶ء)

جماعت میں اگر مالی قربانی بڑھ رہی ہے تو تقویٰ کا معیار بڑھ رہا ہے

"جماعت احمدیہ کی طرف سے اگر مالی قربانیاں بڑھ رہی ہیں تو یہ اس بات کا ایک پیمانہ ہے کہ اللہ کے فضل کے ساتھ ان کے تقویٰ کا معیار بڑھ رہا ہے، یہ اس بات کا پیمانہ ہے اللہ کے فضل کے ساتھ ان کی حرص کم سے کم تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ بہت ہی عظیم الشان Tribute جس کو کہتے ہیں، ایک خراج تحسین ہے، جو جماعت کی قربانیاں عمومی حیثیت سے جماعت کو دے رہی ہیں۔ دنیا میں کوئی نہیں ہے جو ایسی جماعت پیدا کر کے دکھائے۔ چیلنج ہے کوئی ہے تو آگے بڑھ کر قبول کر کے دکھائے"۔
(خطبہ جمعہ ۶/جنوری ۱۹۹۵ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۷/فروری ۱۹۹۵ء)

خدا کے فضلوں کا شکر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو خدا نے وعدے کئے تھے ان کو پورا کرنے کے لئے جو سامان آج مہیا ہو رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہی وعدوں کے ایفاء کا ایک اظہار ہے جس کو پیش نظر رکھ کر ہمیں ممنون احسان ہونا چاہئے۔

"میں امید کرتا ہوں کہ جیسا کہ شکر کا حق ہے شکر کی طرف بھی توجہ آپ کریں گے۔ کیونکہ جب فضل بڑھیں اور شکر پیچھے رہ جائے تو یہ ایک بہت ہی تکلیف دہ توازن کا بگڑنا ہے۔ شکر ساتھ ساتھ بڑھنا چاہئے اور یہ احساس دل پر قبضہ کرنا چاہئے کہ ایک ایسے محسن سے واسطہ ہے جس کا جتنا بھی شکر کریں اتنا زیادہ احسان ہو جاتا ہے کہ سنبھالا نہیں جاتا۔ اس لئے ہمیشہ ہم پیچھے رہتے ہیں کبھی شکر میں آگے نہیں بڑھ سکتے۔ اور یہ احساس ہی ہے جو شکر کی طاقت بڑھاتا ہے، ذکر کی طاقت بڑھاتا ہے۔ خدا کی یاد میں پیار پیدا کر دیتا ہے۔ تو میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں کے ساتھ جماعت کو ہمیشہ یہی توفیق بخشے گا کہ وہ جیسا کہ شکر کا حق ہے شکر کا حق ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی یادوں سے دل کو نور عطا کرتے ہوئے اس میدان میں ہمیشہ آگے بڑھتے چلے جائیں گے"۔
(خطبہ جمعہ ۲۷/دسمبر ۱۹۹۶ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۴/فروری ۱۹۹۷ء)

ولادت

14-06-02 کو مکرم داؤد احمد صاحب سلام دادری ہریانہ کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بچی عطا فرمائی ہے جس کا نام حضور انور نے از راہ شفقت "صبیحہ داؤد" تجویز فرمایا ہے۔ بچی وقف نو میں شامل ہے۔ بچی مکرم نذیر احمد خان صاحب کوٹھ کلاں کی پوتی و مکرم رتن دین کرانہ ضلع پانی پت کی نواسی ہے بچی کے نیک صالح بننے کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

11-07-02 کو مکرم حبیب الرحمٰن صاحب معلم لون ہریانہ کو اللہ تعالیٰ نے دوسری بچی عطا فرمائی ہے۔ حضور انور نے "صبیحہ حبیب" نام تجویز فرمایا ہے۔ بچی تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ بچی مکرم رمضان خان صاحب لون کی پوتی و مکرم منشی خان صاحب پانی پت کی نواسی ہے۔ بچی کی صحت وسلامتی و نیک صالح بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (ایوب علی مبلغ سلسلہ ہریانہ)

ہندو مقدس مذہبی کتب میں توحید الٰہی

محترم خورشید احمد صاحب پربھاکر درویش ہندی قادیان

دنیا کے قدیم مذاہب میں ہندو دھرم کا شمار ہوتا ہے۔ اس مذہب کا انحصار ویدوں پر ہے۔ چار ویدوں میں سے سب سے قدیم ترین رگ وید مانا جاتا ہے۔قدیم آریوں کا مذہب نہایت سیدھا سادھا اور توحید پر مبنی تھا۔قوم کا برہم کی ذات واحد پر کامل ایمان تھا۔

ویدک کال میں مذہب میں کرم کانڈ اور رسوم کی پیچیدگیاں پیدا کی گئیں اور برہمنوں کی اہمیت اور تقدیس نے عوام کو مذہب سے دور کر دیا۔ آجکل ہندو قوم میں عناصر پرستی اور مورتی پوجا کا رواج انتہا کو پہنچا ہوا ہے۔مندر، شوالے اور مذہبی مقدس مقامات شرک کا گڑھ ہیں۔ گھر گھر مورتیوں کی بھرمار ہے۔ایک خدا کی عبادت کی جگہ مورتی پوجا نے لے لی ہے۔ایسا لگتا ہے کہ یہ قوم پرماتما کو بھلا چکی ہے۔اللہ تعالیٰ کی توحید سے غافل ہو چکی ہے۔ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر یا اس کی ذات وصفات میں دوسروں کو شامل کرنا،ان کی عبادت کرنا شرک کہلاتا ہے۔ جو سب سے بڑا بھیانک پاپ مانا گیا ہے۔

ہندوؤں کے سارے دھرم گرنتھوں اور مذہبی کتب میں خدا تعالیٰ کی توحید کا بڑے واضح رنگ میں ذکر موجود ہے۔ چاروں ویدوں ، اپنشدوں ، سمرتیوں، پورانوں، شاستروں کے علاوہ مہابھارت اور رامائن کال کے لٹریچر میں بھی توحید کی عظمت کو تسلیم کیا گیا ہے اور ایک خدا کی عبادت پر زور دیا گیا ہے۔قدیم آرین ایک خدا کی عبادت کرتے تھے۔

ان چند سطور میں ہندو دھرم گرنتھوں کی رو سے خدا کی توحید کا ذکر کیا جاتا ہے۔تا کہ ہندو برادری ایک خدا کی ہی عبادت کرے۔اسی میں فلاح وکلیان ہے۔

ہندو کتب مقدسہ میں توحید

1. ہندو ویدانت کا برہم سوتر ،کلمہ توحید:-

''ایکم برہم دوتیہ ناستے نیہ نہ ناستے کنچن''

''एकम ब्रह्म द्वितीय नास्ते नेह न नास्ते किंचन''

''یعنی برہم (رب) ایک ہی ہے۔دوسرا نہیں ہے نہیں ہے ذرہ بھر نہیں ہے۔''

(اسلام دھرم ص19 مصنفہ ڈاکٹر گنیش دت سارسوت پروفیسر شعبہ ہندی سیتاپور کالج یو پی بحوالہ اب بھی اگر نہ جاگے،تو...... ص120)

2. آریہ سماج کے عالم پنڈت گنگا پرساد جی اپنی کتاب مصابیح القرآن میں رقم طراز ہیں:

''ہر ایک عبادت کے قابل چیز کو الٰہ کہتے ہیں۔ اور صرف ال لگا کر'' اللہ'' ایک واحد ذات کیلئے مخصوص ہو گیا ہے۔رگ وید میں جو لاکھوں سال پہلے کی کتاب مانی جاتی ہے خدا کیلئے ایلّیاہ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ ایلّیاہ کے لغوی معنی قابل پرستش ہستی کے ہیں۔ ویدوں میں یہ لفظ اللہ کیلئے مخصوص ہو گیا ہے۔ رگوید کے منتر 1-1-2 کے صاف معنی یہ ہیں کہ اللہ! تو نئے اور پرانے، چھوٹے اور بڑے سبھی لوگوں کیلئے قابل پرستش ہے۔ تجھے علم والے ہی سمجھ سکتے ہیں۔''

(مصابیح القرآن ص14،15 ٹریکٹ وبھاگ ،آریہ سماج چوک الٰہ آباد یو پی)

3. ہندوؤں میں توحید کے بارہ میں ایک مشہور شلوک ہے:

ایکم سدْ وپرہ بہُوْدْ ھا وَدنتی۔

یعنی خدا کی ذات تو ایک ہی ہے۔لیکن بہت سے ناموں سے پکارا جاتا ہے۔قرآن مجید میں بھی آیا ہے کہ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی (الحشر 25)

4. مُو کشُو بہاش بھگوت گیتا میں شرتی کے تعلق سے لکھا ہے کہ:

ایکو دیوا سرو بہوتیشو گڑھا

''एको देव: सर्व भूतेषु गढा: ।''

یعنی خدا تعالیٰ ایک ہی ہے۔لیکن سب عناصر میں سمایا ہوا بھی ہے۔ مراد یہ ہے کہ عناصر میں اس کے جلوے چمک دمک رہے ہیں۔

(مُوکشُو بھاش بھگوت گیتا ص 4 1 5 ادھیائے 13 شلوک 16)

رامائن میں توحید

رامائن مصنفہ تلسی داس جی میں متعدد مقامات میں توحید خداوندی کا تفصیلی ذکر پایا جاتا ہے۔ بھارت کے اتر پردیش میں رامائن کے پڑھنے پڑھانے کا عام رواج ہے۔ رام نام کے زیادہ تر مندر یو پی میں ہی پائے جاتے ہیں۔ دنیا بھر میں سب سے زیادہ مورتیوں والا شہر بنارس (وارانسی) یو پی میں ہے لیکن رامائن نے خدا تعالیٰ کی توحید کی عظمت اور جلال پر زور دیا ہے۔ رامائن کی رو سے رام خدا کا ایک نام ہے جو برہم ہے اس جیسا دوسرا کوئی نہیں ہے۔ برہم، خدا، محیط کل عالم، ازلی ابدی، غیر مجسّم ، غیر متشکل ،لطیف، لافانی، صفات حسنہ سے متصف، لم یلد ،اجما، غیر متغیر ،لازوال، حواس وعقل کی رسائی سے بالا، منطق وفلسفہ سے بلند، وہ تمام جہانوں، آسمانوں، زمینوں اور زمانوں پر حکمرانی کرنے والا، قادر مطلق ہمیشہ ایک جیسا ہے۔ وہی پیدا کرتا، مارتا اور جلاتا ہے ۔ تمام عالموں پر اسی کی ذات واحد چھائی ہوئی ہے۔

''واحد ہے لاشریک ہے اور لازوال ہے
سب موت کا شکار ہیں اس کو فنا نہیں''

رامائن کے مطابق رام خدا تعالیٰ کا نام ہو سکتا ہے اور راجہ دشرتھ کے بیٹے کا نام بھی رام تھا۔ مگر دونوں الگ الگ ہستیاں ہیں:

1. ایک رام دشرتھ گھر ڈولے
ایک رام گھٹ گھٹ میں بولے

(دیباچہ تلسی رامائن ص43 از مہاتما شوبرت لال جی ایم اے)

''ایک رام تو وہ ہیں جو راجہ دشرتھ کے گھر ماتا کوشلیا کے بطن سے پیدا ہوئے تھے اور ایک وہ ہیں جو مخلوقات کے دلوں میں سمائے ہوئے ہیں۔'' اس سے پایا جاتا ہے کہ رام پرماتما (نام خدا) مخلوق کے قلوب میں موجود ہے۔

2. دیاپک برہم ایک اویناشی
ست چیتن گھن آنند راشی
دیاپک برہم الکھ اویناشی
چانند نرگن گن راشی

व्यापक ब्रह्म एक अविनाशी ।
सत चेतन घन आनन्द राशी ।।
व्यापक ब्रह्म अलख अविनाशी ।
चानन्द निर्गुण गुण राशी ।।

یعنی برہم (رب العالمین) ایک ہی ہے۔ جو تباہ وناش نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ سچ و برحق ہے، وہ زندہ جاوید خدا، بادلوں کی طرح سچے سرور سے بھرپور ہے۔ وہ لطف کا خزانہ ہے، وہ ہر شے پر محیط ہے۔

(رامائن ص44-43 بال کانڈ)

3. ''ایک انیہہ اروپ انؐ سچدانند پردہاما''

(رامائن ص28)

وہ خدا ایک ہے انیہہ یعنی رنج خوشی ،استغنا کثافت وغیرہ سے آزاد ہے۔ نہ اس کا نام ہے نہ روپ وشکل ہے نہ وہ جنمتا یعنی پیدا ہوتا ہے، وہ کامل سرور ہے اور پردھام یعنی من خیال اور بانی وزبان کی پہنچ سے پرے ہے۔

4. دیش کال دش بدوشو ماہین
کہوسو کہاں جہاں پر بھرناہیں

देश काल दिश बदोशों माँहीं ।
कहू सो कहाँ,जहाँ परया नाहीं ।।

یعنی مکان وزمان، اطراف میں، دوسمتوں میں نیز دیگر اطراف میں وہ کونسی جگہ ہے جہاں بھگوان (خدا تعالیٰ) نہیں رہتے۔ (رامائن ص236)

5. اگ جگ میں سب رہت براگی
پریم تے پرگھٹ ہویں جم آگی

''پرماتما متحرک اور غیر متحرک سب میں رہتے ہوئے بھی وہ سب سے الگ اور نیارے ہیں۔ پریم سے اس طرح ظاہر (پیدا) ہوتے ہیں۔ جیسے لکڑی کے ٹکرانے سے آگ پیدا ہوتی ہے۔'' (رامائن ص236)

6. کہوں کہاں لگ رام بڑائی
رام نہ سکھت رام گن گائی

(مختصر یہ کہ) میں کہاں تک رام (خدا تعالیٰ) کے نام کی بڑائی اور عظمت بیان کروں (سچی بات تو یہ ہے کہ) شری رام چندر جی بھی نام (خدا) کی توصیف وتعریف بیان نہیں کر سکتے۔

(تلسی داس رامائن ص47 مترجم مہاتما شوبرت لال جی ایم اے، مصنف وایڈیٹر، وگیانی سنت، سنت سندیش، سنت امرت بانی، ویدانت امرت بانی وغیرہ بفرمائش، جے ایس سنت سنگھ اینڈ سنز پبلشرز وتاجران کتب اندرون لوہاری دروازہ، لاہور مطبع ملک چراغ دین مالک کیپٹن الیکٹرک ورکس لاہور 18 دسمبر 1919ء)

ویدوں میں توحید

ہندو دھرم کا دارومدار ویدوں پر مانا جاتا ہے۔ان مقدس کتب میں توحید الٰہی کی تفاصیل پائی جاتی ہیں۔

یجر وید میں توحید

یجر وید کا اردو ترجمہ لالہ نوندہ پرساد گپت جہانگیر پوری نے کیا اور یجر وید کا حصہ اوّل ، دوم وسوم ودیا ساگر پریس بروسٹھا ضلع علیگڑھ میں 1899ء میں شائع کروایا۔ اس وید کے حصہ اوّل دوم وسوم کے ادھیائے 1 تا 40 حسب اجازت منشی دیا رام تحصیلدار لالہ کیدارناتھ اینڈ سنز بکس ایجنٹ نے رام پور پریس شہر میرٹھ سے 1899ء میں چھپوایا۔

یجر وید کے ادھیائے 1 منتر 1 کا اردو ترجمہ درج ذیل کیا گیا ہے:-

''اے منشیو! (انسانوں) جو سب جگت کا پیدا کرنے والا (رب العالمین) پورن سامرتھ وان (قادر مطلق) سب سکھوں کا داتا اور ودیاؤں (علوم) کا ظاہر کرنے والا پرماتما (خدا) ہے وہ سب کے پرانوں (جان) انتہ کرن (قلوب) اور اندریوں (حواس اندرونی وبیرونی) کو اتم کرموں (اعمال حسنہ) کیلئے متوجہ کرتا ہے۔ ہم لوگ انّ (غلّہ) اور وگیان (سائنس) کی اِچھا (خواہش) اور پراکرم

(قوت) کی پراپتی (حصول) کیلئے سیوا کرنے لائق ذہن اور گیان (معرفت الٰہی) کی پونچ پانے کیلئے اس پرمیشر (خدا) کا ہر طرح سے آسرا (سہارا) لیتے ہیں۔ سوتم بھی اسی کا سہارا لے کرانتی (عروج) کو پراپت ہو (حاصل کرو)۔ اور پرارتھنا (دعا) کرو کہ اے بھگوان (خدا)، دیاوان (مہربان)، نروگ (صحت) کیلئے گئو، اندری، (حواس) پرتھوی (زمین) وغیرہ کو ہمیشہ سکھد ائک (آرام دہ) رکھئے اور کرپا (رحم) کیجئے کہ جس سے کوئی پاپی یا چور ڈاکو ہم میں پیدا نہ ہو۔ اور یجمان (سرپرست) کے پشوؤں (جانوروں) کی رکھشا (حفاظت) کیجئے۔ اور دھارمک پرتھوی (مذہبی مقدس مقامات) وغیرہ کے رکھشک (محافظ) اور بہی خواہ کو یہ سب چیزیں سکھ دائک (آرام دہ) ہوں۔

(یجر وید حصہ اول ادھیائے 1 منتر 1)

2. ''اے منشیو (انسانو) آؤ مل کر، جس نے اس سنسار میں تعجب خیز چیزیں بنائیں ہیں، اس جگد یشور (رب العالمین) کا ہمیشہ شکریہ ادا کریں۔ وہ ہی ارحم الراحمین ایشر (خدا) اپنی کرپا و فضل سے ان کاموں کو کرتے ہوئے منشیوں کی ہمیشہ حفاظت و پرورش کرتا ہے۔

(یجر وید اردو ترجمہ منشی دیارام میرٹھ 1899ء)

شریمد بھگوت گیتا میں

توحید

بحیثیت مجموعی ہندو قوم کو شریمد بھگوت گیتا پر ناز ہے کہ گیتا تمام ہندو گرنتھوں کی تعلیمات کا خلاصہ ہے۔ بھگوت گیتا میں عام طور پر توحید کو پیش کیا گیا ہے۔ حضرت شری کرشن جی مہاراج پر گیتا کی اصل تعلیمات، کا نزول مانا جاتا ہے۔

بھائی پرما نند جی ایم اے مشہور آریہ سماجی لیڈر تھے۔ جو مجاہد آزادی ہونے کے سبب سے انڈیمان میں نظر بند کئے گئے تھے۔ نظر بندی کے ایام میں انھوں نے ''گیتا کے راز'' نامی کتاب اردو میں تحریر کی۔ انہوں نے لکھا ہے کہ:

''کرشن نے گیتا میں اپنی بھگتی اور پریم پر زور دیا ہے۔ مگر وہ سب استعارہ ہے۔ ''اپنی'' سے مراد وہاں آتما (یعنی خدا) ہے۔'' (گیتا کے راز ص 155)

استعارہ، فصاحت و بلاغت کلام کا رکن اعظم ہے۔ شاعر زبان کے تنگ دائرہ کے باعث دقیق جذبات اور خیالات اسی کی مدد سے ظاہر کرتا ہے۔ یہ مجاز کی ایک قسم ہے اس میں حقیقی معنوں کی بجائے مجازی معنی مراد ہوتے ہیں۔ حقیقی معنی ہرگز مراد نہیں ہوتے۔ ان مجازی معنوں میں تشبیہ کا تعلق ہوتا ہے۔ گیتا میں حضرت کرشن جی نے اپنے آپ کو آتما یا خدا کہا ہے۔ مگر استعارہ ہے شری کرشن جی ہرگز خدا نہیں تھے بلکہ صرف انسان تھے۔

شریمد بھگوت گیتا 8:20:22

بھائی پرمانند جی ایم اے لکھتے ہیں:

''گیتا کے ادھیائے 8 کے 20: 21: 22 میں صاف لکھا ہے کہ ان تینوں تتوں (علّت کائنات) سے پرے ایک اور اویکت (نہاں در نہاں، لطیف تر) ہے جو کبھی ظاہر نہیں ہوتا اور سب کچھ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔''

گیتا 15:17

''ادھیائے 15 کے شلوک 17 میں اسے پرشوتم (مافوق البشر) کہا گیا ہے۔ اور تینوں لوکوں (جہانوں) کے اندر رہتا ہوا ان کو سہارا دیتا ہے...... اس پرشوتم کا جاننا تو درکنار رہا، ہم مادّہ اور طاقت پرکرتی (مادّہ) کی دونوں حالتوں کی اصلیت کو بھی جان نہیں سکتے۔ صرف ان کے ذریعہ پڑے ہوئے سنسکاروں کا ہمیں گیان ہوتا ہے۔ ان سے ہی ہم اتنا سمجھ سکتے ہیں کہ وہ ان شکتیوں کا رکھنے والا برہم (خدا) ہے۔''

(گیتا کے راز ص 48,49)

گیتا 13 : 14 : 15 : 16

''گیتا کے ادھیائے 13 کے شلوک 15 , 14 , 16 میں کہا گیا ہے کہ وہ برہم (خدا) اندریاں (حواس) نہیں رکھتا مگر سب کچھ کرتا ہے، وہ نرگن (غیر متشکل) ہے مگر سب گنوں (جلوؤں کے مدنظر شکلوں) والا ہے۔ اندر اور باہر اچل (ساکن) ہے۔ مگر حرکت کرتا ہے۔ دور سے دور اور نزدیک سے نزدیک ہے۔ ناقابل تقسیم ہو کر (اظلال کے مدنظر) وہ تقسیم شدہ ہے۔ وہی سرشٹی (سنسار) کو پیدا کرتا اور چلاتا اور جذب (فنا) کرتا ہے۔'' (گیتا کے راز ص 57)

(جاری)

تقریب نکاح و رخصتانہ

★ مورخہ ۰۳-۰۱-۱۹ بعد نماز عصر خاکسار کی بیٹی عزیزہ سلطانہ کوثر جنکا نکاح عزیزم منیر احمد ساجد سے قبل ازیں قادیان میں ہو چکا تھا۔ کی تقریب رخصتانہ کے سلسلہ میں خاکسار کے مکان پر دعائیہ تقریب ہوئی۔ اسی طرح مورخہ 20/1/03 کو خاکسار کے بیٹے عزیزم محمد سلطان قمر کا نکاح مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر پر عزیزہ تصویر اختر بنت مکرم محمد شریف صاحب آف چار کوٹ کے ساتھ محترم صدر جماعت احمدیہ چار کوٹ نے پڑھایا۔ ہر دو رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (محمد رفیق قمر چار کوٹ)

☆...... حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ 02-12-28 کو جلسہ سالانہ قادیان کے تیسرے روز مسجد اقصیٰ قادیان میں خاکسار کے بیٹے عزیزم سید لئیق احمد قادیان کا نکاح عزیزہ عشرت خانم صاحبہ بنت مکرم عبدالرحمٰن خان صاحب مرحوم بھاگلپور (بہار) کے ساتھ اکتالیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(سید بشیر الدین احمد قادیان)

★ مکرمہ ظہیرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم عبدالسلیم صاحب ساکن مشیرآباد حیدرآباد (آندھرا) کا نکاح مکرم محمد فاتح الدین ابن مکرم محمد بشارت علی صاحب مرحوم ساکن مشیرآباد حیدرآباد کے ساتھ مبلغ گیارہ ہزار ایک صد گیارہ روپے حق مہر پر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ 02-12-28 کو مسجد اقصیٰ قادیان میں پڑھا۔

احباب سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعانت بدر 100 روپے۔ (محمد لقمان دہلوی قادیان)

★ میرے بڑے بیٹے عزیزم احمد ذکریا مشل بھٹی ابن مرحوم داؤد احمد صاحب بھٹی سابق صدر منصوبہ بندی کمیٹی (یوپی) کا نکاح عزیزہ امتہ العلیم شاذیہ رشید بنت مکرم رشید احمد صاحب حیدرآبادی حال مقیم لندن کے ہمراہ گیارہ ہزار پونڈ حق مہر پر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے مسجد اقصیٰ قادیان میں مورخہ 02-12-28 کو پڑھا۔ احباب سے رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے بابرکت کامیاب اور مبارک کرے۔ آمین۔ اعانت بدر 100 روپے۔

(خورشید داؤد صدر لجنہ اماء اللہ لکھنؤ)

ولادت

★ خاکسار کی بڑی ہمشیرہ محترمہ نصیرہ سلیم اہلیہ محترم ایم اے سلیم مسٹر انڈیا باڈی بلڈر آف حیدرآباد کے گھر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ قریب ۱۵ سال بعد دوسری بیٹی ہوئی ہے۔ بچی تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام نائلہ سلیم رکھا ہے۔

نومولودہ مکرم محمد عبدالحنیف صاحب پریس فوٹوگرافر گورنمنٹ آف آندھرا پردیش کی پوتی اور محترم محمد سلیمان صاحب دہلوی درویش مرحوم قادیان کی نواسی ہے۔ دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت اور بچی کے بہترین خادمۂ سلسلہ بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر مبلغ ایک صد روپے۔

(محمد لقمان دہلوی قادیان)

★ مکرم مولوی شمشاد احمد صاحب مبلغ انچارج مہاراشٹر کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 03-1-11 کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام ثمر احمد رکھا گیا ہے۔ نومولود کی صحت و تندرستی، نیک صالح خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (نگران دعوۃ الی اللہ مہاراشٹر)

درخواست دُعا

● مکرم شیخ شفیق الدین صاحب کے بیٹے ان دنوں فوج میں ٹریننگ دے رہے ہیں کامیابی کیلئے نیز موصوف خود بیمار رہتے ہیں کامل شفا یابی جملہ پریشانیوں کے ازالہ کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (سید فضل باری مبلغ سلسلہ بھونیشور)

● مکرم فضل خاں صاحب Special Metropolition Magistrate کے عہدے پر فائز ہوئے ہیں۔ اسی طرح موصوف نئے آفیسر کوارٹرس میں شفٹ ہوئے ہیں۔ نیا عہدہ اور کوارٹر مبارک ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۵۰ روپے۔ (شمشاد احمد ظفر مبلغ سلسلہ ممبئی انچارج مشن)

درخواست دعا

خاکسار کے اہل و عیال کی صحت و سلامتی بچوں کی دینی دنیاوی ترقیات نیز آسنور جماعت کی خاص حفاظت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 50 روپے۔...... (مسعود احمد ڈار سیکرٹری مال آسنور)

دعائوں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی انقلابی تھیوری کے عالمی اثرات

﴿اس تھیوری کے ذریعہ نئے ذرات دریافت ہوئے اور کائنات کی قوتوں کی تعداد چار سے تین ہو گئی﴾

محترم میاں منور احمد صاحب

1961ء میں امریکی سائنسدان پروفیسر گلاشو نے Weak Nuclear Force (کمزور جوہری قوت) اور Electromagnetic Force (برقی مقناطیسی قوت) کو متحد کرنے کے کام کا آغاز کیا۔ اس جزوی تحقیق کی تکمیل علیحدہ علیحدہ کام کر کے پروفیسر عبد السلام صاحب اور ایک امریکی سائنس دان نے 1967ء میں کی۔ ان تینوں سائنس دانوں کو Electroweak Theory یعنی نظریہ کمزور برقی قوت پیش کرنے پر 1979ء میں دنیا کا سب سے بڑا انعام نوبل پرائز دیا گیا۔

تھیوری پیش کرنے کی وجہ یہ مسئلہ بنا کہ کمزور جوہری قوت پیدا کرنے والے ذرات وزن رکھتے ہیں جبکہ برقی مقناطیسی قوت پیدا کرنے والے ذرات بے وزن ہیں۔ Weinberg اور پروفیسر عبدالسلام صاحب نے یہ ثابت کیا کہ بنیادی ذرات (مثال کے طور پر Neutrino-Electron) کے Scattering Experiments (انتشار تجربات) کے ابتدائی مرحلہ میں دونوں متذکرہ قوتیں ایک قوت بن جاتی ہیں۔ اس وقت یہ قوت چار بے وزن Bosons کے باعث وجود میں آتی ہے۔ ابتدائی مرحلہ کے بعد ایک پیچیدہ عمل کی تکمیل پر تین Bosons وزن حاصل کر لیتے ہیں جبکہ چوتھا Bosons بے وزن رہتا ہے۔ پروفیسر عبدالسلام صاحب کی تھیوری نے درج ذیل نئی باتوں کا نظریاتی طبیعات میں اضافہ کیا:

☆ ''کمزور جوہری قوت'' اور برقی مقناطیسی قوت'' ایک ہی قوت کے دو مختلف مظاہر ہیں۔ نئی قوت کا نام Electroweak Force تجویز کیا گیا۔

☆ اس نئی تھیوری کے ذریعہ ایک تو مادے کے بنیادی ذروں Bosons کا وزن معلوم کیا جا سکتا ہے دوسرے یہ معلوم ہوا کہ Bosons مادے کے دوسرے ذروں Quarks اور Leptons سے جڑے ہوئے ہیں۔

☆ پروفیسر عبد السلام صاحب کی تھیوری نے Bosons کو ریاضی کے کلیوں کی مدد سے دریافت کیا۔ ان بنیادی ذروں کی تصدیق 1983-84ء میں Cern سوئٹزرلینڈ میں ہونے والے تجربات نے کی۔ عین تھیوری کے مطابق ان ذروں W ± Bosons, Z Bosons کے وزن بالترتیب 80 Gev/C2 اور 91 Gev/C2 پائے گئے۔ جب Proton اور Antiproton قوت کا مشاہدہ کیا گیا۔

☆ بنیادی ذروں نیوٹرینو-الیکٹران، الیکٹران نیوکلیان، اور نیوکلیان- نیوٹرینو کے انتشار تجربات تھیوری سے حاصل شدہ معلومات کے عین مطابق پائے گئے۔

☆ Bosons کے علاوہ تھیوری نے ایک اور بنیادی ذرے Higgs Bosons کی پیشگوئی کی۔ یہ ابھی دریافت نہیں ہوئے۔ کیونکہ انکو پیدا کرنے کیلئے موجودہ Accelerators (ذرات کو توانائی دینے والی مشین) ناکافی ہیں۔ ذیل میں کائنات میں کارفرما قوتوں کی طاقت، حد، ملوث بنیادی ذرے اور کائنات میں کردار ڈاکٹر صاحب کی تھیوری کی وضاحت کیلئے پیش خدمت ہے:

نمبر شمار	نام قوت	مابین ذرات	حد	نسبتی طاقت	باہمی ربط کرنے والے ذرات	کائنات میں کردار
1	Strong Nuclear Force	Quarks Hadrans	10-15 میٹر	1	Gluons Mesons	نیوکلیان بنانے کیلئے Quarks قابو کرتی ہے۔ نیوکلیئس بنانے کیلئے نیوکلیان قابو کرتی ہے۔
2	Electro magnetic Force	Charged Particles	لامحدود	10^{-2}	Photon	ایٹم، مالیکیول کا ڈھانچہ بنتا ہے۔
3	Weak Nuclear Force	Quarks & Leptons	10-17 میٹر	10^{-5}	Bosons	نیوکلیئس کی تشکیل
4	Gravitational Force	تمام بنیادی ذرات	لامحدود	10^{-39}	Gravitation (Not detected Experimentally)	مادے کو اکٹھا کر کے سیارے۔ کہکشائیں بناتی ہے۔

دوسری اور تیسری قسم کی قوتیں پہلی قوت کا سوواں اور ایک لاکھواں حصہ ہیں۔ جہاں تک اثر کرنے کا تعلق ہے پہلی اور تیسری قوتیں بالترتیب ایک میٹر کے دس ہزار کھربویں اور دس لاکھ کھربویں حصہ تک اثر کرتی ہیں۔ جن ذرات کا درج جدول میں حوالہ دیا گیا ہے ان کو سمجھنے کیلئے ہم بنیادی ذرات کی تقسیم پر غور کرتے ہیں۔

بنیادی ذرہ (Elementary Particle) مادے کی چھوٹی سے چھوٹی اکائی ہے جس کی مزید تقسیم ممکن نہ ہو۔ بنیادی ذرات کو تین اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پہلی قسم میں مزید تقسیم نہ ہونے والے ذرات، دوسری قسم میں وہ ذرات شامل ہیں جو دو یا دو سے زیادہ بنیادی ذرات کا مجموعہ ہیں تیسری قسم وہ ذرات جو جدول میں دی گئی قوتوں کا باعث ہیں۔

پہلی قسم: اس کے دو مزید حصے ہیں۔ پہلا حصہ Leptons پر مشتمل ہے۔ Leptons میں شامل Electron Neutrino Electron Tau Tau اور Muon Neutrino Muon Neutrino ہیں۔ دوسرا حصہ Quarks پر مشتمل ہے۔ یہ تعداد میں چھ ہیں اور ہر ایک کا اینٹی کوارک ہے۔

دوسری قسم: اس کے بھی دو حصے ہیں: پہلا حصہ Baryons کہلاتا ہے۔ اس میں پروٹان، نیوٹران، Lambda اور Omega ذرات ہیں۔ دوسرا حصہ Meons کہلاتا ہے جو Pions Rhu Kaons اور Upsilon ذرات پر مشتمل ہے۔

تیسری قسم: اس میں Graviton (قوت ثقل کیلئے) Weak Boson (کمزور جوہری قوت یعنی Weak Nuclear Force کیلئے) Photon (Electromagnetic یعنی برقی مقناطیسی قوت کیلئے) اور Gluon پہلی قوت یعنی Strong Nuclear Force کے لئے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کی تھیوری کا استعمال High Energy Physics یا نظریاتی طبیعات میں ہے۔ اسنے مادے کو سمجھنے کو مزید آسان کر دیا ہے۔ ایک طرف نئے ذرات (Higgs Bosons) دریافت کئے دوسری طرف کائنات میں کارفرما قوتوں کی تعداد چار سے کم کر کے تین کر دی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی تھیوری نے نظریاتی طبیعات کے کئی ایک لاینحل مسائل کا حل پیش کیا اور نئی جہات میں راہنمائی کی۔ ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام صاحب اس تھیوری کے بعد Standard Model پر کام کر رہے تھے جس کے مطابق Strongnúclear Force اور Electroweak Force کو یکجا کرنا تھا مگر عمر نے وفا نہ کی۔ Parkinson اور Alzeiner جیسے امراض سائنس کے اس درخشندہ ستارے کی وفات کا سبب بنیں۔ ڈاکٹر صاحب 21 نومبر 1996ء کو لندن میں وفات پا گئے آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں آپکے والدین کی قبروں کے قریب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس درویش صفت عظیم سائنس دان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

خصوصی درخواست دُعا

اسیران راہ مولا کیلئے

محض اعلائے کلمہ اور نماز و روزہ و اذان کی پابندی کی خاطر پاکستان کی جیلوں میں کئی اسیران راہ مولا ایک عرصہ سے قید ہیں۔ اور یہ سلسلہ بدستور جاری ہے۔ احباب جماعت ان اسیران راہ مولیٰ کی باعزت رہائی اور ان کے اہل و عیال کے بخیریت رہنے کیلئے دعائیں کرتے رہیں ﴿ادارہ بدر﴾

عراق پر امریکہ کا ممکنہ حملہ ناانصافی کی بدترین مثال

جنگ تو خود ہی اک مسئلہ ہے ❀ جنگ کیا مسئلوں کا حل دیگی
آگ اور خون آج بخشیگی ❀ بھوک اور احتیاج کل دیگی

از مکرم ڈاکٹر سید طارق احمد صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال قادیان

جس طرح حالات تیزی سے بدل رہے ہیں اور جس طرح امریکی سرکار کے سربراہ و ترجمان بیان دے رہے ہیں بعید نہیں کہ جب تک خاکسار کا مضمون بدر میں شائع ہو عراق نہ چاہتے ہوئے بھی یک طرفہ جنگ کا شکار ہو جائے۔ امریکہ کو جنگ کی اس لئے جلدی ہے کہ وہ وسط مارچ تک اپنے جارحانہ مقصد میں کامیاب ہونا چاہتا ہے۔ کیونکہ 15 مارچ کے بعد عموماً عراق کے ریگستان میں اتنی شدت کی گرمی شروع ہو جاتی ہے کہ اس میں لڑنا امریکی فوج کے لئے دشوار ثابت ہو سکتا ہے۔

اس جنگ کا پس منظر کیا ہے؟ اس کی کیا ضرورت ہے؟ ہر ایک انصاف پسند، امن پسند اور انسانیت کے علمبردار کو اس بات پر غور سے سوچنا چاہئے۔ اگر دو جملوں میں اس جنگ کا منشاء، مقصد بتانا ہو تو وہ یہ ہے ——— "خود غرضی" اور "جس کی لاٹھی اس کی بھینس" جسے انگریزی میں کہا جاتا ہے Might is Right اگر امریکہ کہتا ہے تو درست ہی کہتا ہوگا! امریکہ غلط نہیں ہو سکتا کیونکہ امریکہ ابھی دنیا میں سب سے زیادہ طاقتور ملک ہے۔

عراق ایک ترقی پذیر خوشحال ملک تھا۔ مگر دو دو جنگوں میں ملوث ہونے کے بعد جس کی ذمہ داری جتنی صدر صدام حسین پر جاتی ہے اتنی ہی امریکہ اور اس کے مغربی طاقتور ساتھیوں کی مکاری و فریبی پر بھی جاتی ہے، اور 12 سال سے انتہائی غیر منصفانہ اور غیر انسانی پابندی (Sanction) کا شکار ہونے کے بعد اس کی ترقی خوشحالی بے حد متاثر ہو چکی ہے اور مالی کمر ٹوٹ چکی ہے۔ پٹرول کی دولت کے باوجود عراق کے عوام خاص کر کے بچے ادویات اور کھانے پینے کی کمی کے شکار ہو رہے ہیں۔ اسکے برعکس امریکہ آج دنیا میں اکلوتا سپر پاور ہے اور اقتصادی، سیاسی، سائنس اور ٹکنالوجی، جنگی ساز و سامان اسلحہ و ہتھیار نیز ہر طرح سے اس کا کوئی مقابلہ نہیں۔ یہ چیز دنیا کا بچہ بچہ بھی اچھی طرح جانتا ہے۔ ایک انتہائی بے وقوف انسان یا پھر ایک متعصب انسان ہی اس بات پر یقین کریگا کہ امریکہ کو عراق سے خطرہ ہے۔ ہاں اگر خطرہ ہو تو وہ عراق کے پڑوسی جو سب کے سب مسلمان ملک ہیں انکو عراق سے خطرہ ہو سکتا ہے۔ مگر وہ سارے جنگ کے خلاف ہیں۔ باقی رہا دنیا کو ختم کرنے کے ساز و سامان اور ہتھیار یعنی Weapons of mass distruction کا الزام کہ عراق Nuclear Bomb بنانے والا ہے اور اس نے Biological اور Chemical weapons چھپا رکھے ہیں وغیرہ وغیرہ جس کی پرزور تردید عراق کر رہا ہے اور ابھی تک اتنے سالوں کے بعد بھی یو این او کے بھیجے گئے Weapons Inspectors اس کی کوئی تصدیق نہیں کر سکے اگر ایسا کوئی سامان ان کے پاس ابھی ہو بھی تو اسے امریکہ تک پھینکنے کے لئے اتنی دور لے جانے والا میزائل چاہئے جو کہ عراق کے پاس قطعاً نہیں ہے۔ یہ تو عجیب من گھڑت الزامات ہیں۔ جبکہ سب سے زیادہ دنیا کو تباہ کرنے والے ہر قسم کے ہتھیار چاہے وہ نیوکلیئر ہوں یا کیمیکل یا بائیولوجیکل وہ امریکہ کے پاس ہیں۔ اور انہیں دنیا کے ہر کونے تک پھینکنے کے لئے اس کے پاس Intire Continental Ballistic Missiles (ICBM) بھی موجود ہیں۔ دنیا میں امریکہ ہی ایک ایسا ملک ہے جو 1945 میں جاپان پر ایٹمی دھماکہ کیلئے ذمہ دار ہے۔ اور چند ہی لمحوں میں اس نے دو شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی کو نیست و نابود کر دیا اور اس کے کئی لاکھ معصوم شہریوں کو بے رحمی سے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ عراق پر کوئی بھروسہ کرے یا نہ کرے امریکہ پر کس طرح بھروسہ کیا جا سکتا ہے کہ وہ آئندہ بھی اس سے زیادہ طاقتور ایٹمی ہتھیار جو اس کے پاس موجود ہیں دنیا کو ختم کرنے کے لئے استعمال نہیں کرے گا؟ امریکہ کے علاوہ روس، چین، یوکے، فرانس، ہندوستان و پاکستان کے پاس بھی ایٹمی ہتھیار اور میزائل ہیں ان سب کو ختم کر کے دنیا کو ایک بہت بڑے خطرہ سے بچانے کی بات امریکہ نہیں کر رہا ہے اور عراق کے فرضی ہتھیار ختم کرنے کے لئے ایک جنگ کرنے کے لئے تیار ہو گیا ہے، جس سے عراق کے علاوہ بہت سارے ملکوں کو جس میں بھارت بھی شامل ہے بہت نقصانات ہونگے۔ یہ تو چور مچائے شور والی بات ہے۔ اور چونکہ امریکہ اپنی خود غرضی کے لئے یعنی عراق کے پٹرول پر قبضہ کرنا اور عرب ملکوں پر حاوی ہونا چاہتا ہے تاکہ برائے نام قیمت پر اسے پیٹرول اور قدرتی گیس وغیرہ ملتی رہیں اس لئے عراق پر حملہ کرنے کے لئے بہانہ ڈھونڈ رہا ہے، جس کا حقیقت سے یا اصول سے کوئی دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

ایک قصہ مشہور ہے کہ ایک شیر نے ایک خرگوش کو کھانے کا فیصلہ کر لیا جبکہ دونوں ایک دریا سے پانی پی رہے تھے۔ اپنے اس فیصلہ کی تائید میں شیر نے خرگوش پر یہ الزام لگایا کہ تو نے میرے پینے کا پانی گندا کر دیا ہے اور اس کی سزا کے طور پر تیری جان جائے گی۔ خرگوش نے کہا کہ میں تو دریا کے نچلے حصہ میں پانی پی رہا ہوں جبکہ آپ اوپر کے حصہ میں پانی پی رہے ہیں جہاں سے پانی نیچے کو بہہ رہا ہے تو پھر میرے یہاں پانی پینے سے آپ کا پانی کس طرح گندا ہو سکتا ہے۔ چونکہ شیر نے فیصلہ کر لیا تھا کہ خرگوش کو کھانا ہے اور سزا مقرر ہو چکی تھی چاہے جرم ثابت ہو یا نہ ہو اس لئے شیر نے پھر یہ الزام لگایا کہ تیرے دادا مجھے گالی دے کر بھاگ گئے تھے اب اس کی سزا تجھے دی جائے گی اور یہ کہکر طاقتور شیر کمزور اور بے بس خرگوش پر کود پڑا اور اسے کھا گیا۔ یہی سلوک امریکہ کا عراق سے ہے۔

امریکہ کو انسانی آزادی، جمہوریت اور انسانی حقوق کا علمبردار کہا جاتا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ یہ تمام خوبیاں کم و بیش امریکہ کے تمام شہریوں کو ضرور حاصل ہیں مگر امریکہ کے باہر خاص کر کے تیسرے ملک کے لوگوں کے تعلق سے امریکہ کا اصول بالکل الگ ہے۔ اگر دوسرے ملکوں کی حکومتیں اپنے شہریوں کو یہ تمام سہولتیں، آزادی، جمہوریت، انصاف و انسانی حقوق نہیں دیتیں یا ان پر ظلم کرتی ہیں تو امریکہ کوئی جنگ کی بات نہیں کرتا جب تک کہ یہ حکومتیں امریکہ کی پورے پورے طور پر تابعدار رہیں اور اس کے احکامات مانتی رہیں۔ اگر عراق کے صدر صدام حسین بھی اپنی خودداری ضد و عزت کو خیر آباد کہکر باقی اکثر عرب ملکوں کی طرح امریکہ کی غلامی قبول کر لیتے تو انکی ساری کالی کرتوتیں نیکی میں بدل جاتیں۔ اور "سب سے زیادہ خطرناک آدمی" کی بجائے انہیں "امن پسند" انسان کا خطاب مل گیا ہوتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب بھی امریکہ کو کسی شخص یا حکومت سے کوئی حقیقی یا مصنوعی خطرہ نظر آتا ہے تو فوری طور پر قانون کو اپنے ہاتھ میں لیکر وہ اس کے خلاف حملہ شروع کر دیتا ہے۔ امریکہ نے جس طرح پانامہ، لیبیا، Nicavagua، کیوبا، یوگوسلاویہ، سوڈان وغیرہ کے خلاف فوجی اقتصادی اور سیاسی اقدامات کئے ہیں وہ ہرگز Rule of law اور انصاف پر مبنی نہیں ہیں۔

حال ہی میں W.T.C پر حملہ کے بدلہ میں افغانستان پر حملہ کیا گیا۔ اسامہ بن لادن جسے امریکہ نے افغانستان میں چند سال قبل کامیابی کے ساتھ روس کے خلاف استعمال کیا تھا اسے اور اس کے کچھ انتہا پسند مسلمان ساتھیوں پر W.T.C پر حملہ میں جس میں بہت سارے بے گناہ مسلمان بھی مارے گئے اور کہا جاتا ہے کہ اس دن وہاں پر کام کرنے والے اکثر یہودی غیر حاضر تھے اصل میں کس کا تھا وہ شاید Mystery ہی رہے گا۔ کیونکہ یہ بات عقل قبول نہیں کرتی ہے کہ امریکہ کے ایجنسیز کو اس کا پہلے سے کوئی سراغ نہ لگا ہو۔ ابھی حال میں امریکہ کا مشہور و معروف رسالہ News Week میں ہندوستانی نسل کے صحافی مکرم فرید زکریا صاحب نے انکشاف کیا ہے کہ Switzerland کے ایک سکول طالب علم کا کہنا ہے کہ ان کے سکول میں ہر شخص اس بات پر یقین کرتا ہے کہ W.T.C پر حملہ کے پیچھے امریکہ کے سی آئی اے کا ہاتھ ہے۔ صحیح ہو یا غلط امریکہ نے اس حملہ کے لئے اسامہ بن لادن کو مجرم قرار دے دیا۔ خود ہی مدعی بنا خود ہی پولیس خود ہی قاضی اور پھر مجرم کو سزا دینے کا کام بھی اپنے سپرد کرتے ہوئے ایک نہایت ہی غریب بھوکے ننگے کمزور اور پچھڑے ہوئے ملک افغانستان پر لگاتار دن رات بے رحمی سے Carpet Bombing کر کے ہزاروں بے قصور معصوم بے گناہ بوڑھے بچے عورتوں کو جنکا اسامہ بن لادن سے کوئی سروکار نہیں تھا موت کے گھاٹ اتار دیا کیا قصور تھا ان کا جس پر انکو ہلاک کر دیا گیا؟ وہ بھاگنا چاہتے بھی تو کہاں جاتے؟ دنیا بہت بے رحم ہے کیا امریکہ یا اس کے ساتھی مغربی ممالک میں ملزموں اور مجرموں کا اسی طرح تعاقب کیا جاتا ہے اور ان کو سزا دینے کے لئے دوسرے معصوم شہریوں کو ہلاک کر دیا جاتا ہے؟ اگر نہیں تو پھر یہ دوہرا اصول کیوں؟ اس لئے کہ مغربی دنیا کی روحانی و اخلاقی حالت کھوکھلی ہو چکی ہے ورنہ کیا بات ہے کہ اسرائیل، جسے فلسطین کی زمین کو زبردستی قبضہ کر کے بنایا گیا یو این او کی کئی قراردادوں کو جو اس کی مرضی کے خلاف ہوں یو این او کا مذاق کا اڑاتے ہوئے تکبر سے ٹھکراتا رہتا ہے اور آئے دن قانون کو اپنے ہاتھ میں لیکر دہشت گردی کرتا رہتا ہے۔ اس کے خلاف جنگ کرنے کو امریکہ یا اس کے ساتھی کبھی اعلان نہیں کرتے بلکہ امریکہ نے ہمیشہ یہودی اقتصادی اثرات کی وجہ سے اسرائیل کا ہر غلط کام میں ساتھ دیا اور حوصلہ افزائی کرتا رہا۔

افسوس کی بات تو یہ ہے کہ دنیا کی اکثر حکومتوں کی ضمیر بک چکی ہے اور انہیں سچائی و انصاف کے حق میں بولنے کی جرأت نہیں رہی۔ بلکہ مجھے تو اور بھی افسوس اس بات پر رہتا ہے کہ امریکہ اور اسرائیل کی غنڈہ گردی ظلم و ستم ولاقانونیت کو کچھ لوگ طاقت کا نشان مانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس سے دہشت گردی ختم ہو جائے گی۔ جب کہ یہ خدا کے قہر کو بلانے والی باتیں ہیں۔ سیاسی، سماجی و اقتصادی انصاف کو قائم کرنے سے اپنے آپ دہشت گردی کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اس کے لئے الٹا دہشت پھیلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر دہشت گرد اور شریف میں فرق کیا رہ جائے گا؟ ہمیں چاہئے کہ ہم مغربی دنیا کی ان بہت ساری خوبیوں کو جو ان میں پائی جاتی ہیں اپنائیں لیکن جو خامیاں صاف نظر آ رہی ہیں اس کے خلاف آواز اٹھائیں۔ دنیا کی حکومتوں کی بزدلی اور Double Standard دیکھ کر مجھے مشہور و معروف روسی فلاسفر و دانشور جناب Leo Tolstoy کی ایک سبق آموز کہانی (The Chameleon یعنی گرگٹ) یاد آتی ہے جو اس زمانے کہ روسی (Czar) کی حکومت کے حالات کا خوبصورتی سے نقشہ کھینچتی ہے۔ مشہوریوں

باقی صفحہ 11 پر ملاحظہ فرمائیں

کولیسٹرول کے فائدے اور نقصانات

کھانا پکانے کے لئے مختلف اقسام کے تیل استعمال کئے جاتے ہیں۔ بازار میں ملنے والے تیل زیادہ تر ویجیٹیبل فیٹ Vegetable Fat سے بنتے ہیں۔ ان سب میں فیٹ یا چربی کی مقدار تقریبا برابر ہوتی ہے۔ مگر چربی میں موجود عنصر فیٹی ایسڈ Fatty Acid کی مقدار مختلف ہوتی ہے۔ فیٹ یا چربی دو اقسام کی ہوتی ہے۔

1)......سیچوریٹڈ فیٹ (Saturated Fat)

2)......ان سیچوریٹڈ فیٹ (Unsaturated

Fat(S.F) دراصل اینمل بیسڈ Animal Based ہوتی ہیں۔ جیسا کہ گھی مکھن وغیرہ بعض تیل مثلا ناریل کا تیل اور پام آئل میں بھی SFA کافی مقدار میں موجود ہوتا ہے۔ نارمل صحت مند انسان ایک دن میں تقریبا دو ہزار کیلوریز کھاتا ہے۔ امریکن ہارٹ ایسوسی ایشن AHA کے مطابق اس دو ہزار کیلوریز میں فیٹ کی مقدار 30 فیصد یعنی 600 کیلوریز سے زائد نہیں ہونی چاہئے جب کہ 600 کیلوریز میں SFA کی مقدار 200 کیلوریز سے زائد نہیں ہونی چاہئے۔ SFA کی زائد مقدار انسانی جسم میں کولیسٹرول کو بڑھادیتی ہے۔ خصوصا LDL قسم کولسٹرول جو کہ دل کی بیماری کی بہت بڑی وجہ ہے، اسی لئے ماہرین کے مطابق خوراک میں SFA کا استعمال کم سے کم کرنا چاہئے۔ خاص طور پر 40 سال کی عمر کے بعد SFA کے استعمال میں بہت محتاط ہونا چاہئے۔

ان سیچوریٹیڈ فیٹ Unsaturated Fat (USFA) دو طرح کا ہوتا ہے۔

1)......مونو ان سیچوریٹیڈ فیٹ MUSFA

2)......پولی ان سیچوریٹیڈ فیٹ PUSFA

غذائی ماہرین اب تک اس بات پر پوری طرح متفق نہیں ہو سکے کہ ان دونوں میں سے کون سا فیٹ جسم کے لئے بہتر ہے۔ ماہرین کے مطابق MUSFA جسم میں موجود بُرے کولیسٹرول یعنی LDL کو کم کرتا ہے اور اچھے کولیسٹرول یعنی HDL کو بڑھاتا ہے جب کہ PUSFA دونوں قسم کے کولیسٹرول یعنی LDL اور HDL کو کم کردیتا ہے۔ اس لئے کچھ غذائی ماہرین کے مطابق PUSFA کا استعمال ہر لحاظ سے اچھا نہیں۔ اس لئے اب یہ تجویز زور پکڑتی جارہی ہے کہ کھانے کے لئے بہتر وہ تیل ہیں جن میں MUSFA موجود ہے۔ کیونکہ MUSFA برے کولیسٹرول کو کم اور اچھے کو بڑھاتا ہے۔

چربی کی مقدار::

کسی بھی ویجیٹیبل تیل کے ایک کھانے کے چمچ میں چربی کی مقدار 14 گرام ہوتی ہے جب کہ کیلوریز کی مقدار 125 ہوتی ہے۔ مختلف تیل میں SFA، MUSFA، اور PUSFA کتنے فیصد ہوتے ہیں یہ جاننے کے لئے درج ذیل چارٹ پڑھیں۔

تیل	SFA	MUSFA	PUSFA
ناریل تیل	87	6	2
کارن آئل	13	24	58
کاٹن سیڈ آئل	26	18	52
اخروٹ تیل	15	50	30
سرسوں تیل	11	59	21
تل کا تیل	14	38	42
سویابین تیل	18	30	48
سورج مکھی تیل	12	21	66

مختلف اقسام کے کھانوں میں فیٹی ایسڈ کی مقدار مختلف ہوتی ہے۔ جیسا کہ آج ہم کھانے کے تیل کی بات کررہے ہیں۔ گرمی کی جس شدت پر تیل پگھلنا شروع ہوتا ہے اسے سموکنگ پوائنٹ کہا جاتا ہے۔ یہ سموکنگ پوائنٹ سب تیلوں میں مختلف ہوتا ہے۔ کھانے کو فرائی کرنے کے لئے وہ تیل فائدہ مند ہے جس کا سموکنگ پوائنٹ بہت زیادہ ہو یعنی وہ بہت تیز درجہ حرارت پر جلنا شروع ہو۔ مثلا اخروٹ تیل سویابین سورج مکھی کا تیل وغیرہ۔ تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ تیل میں موجود وٹامن E بہت زیادہ جلنے سے ضائع ہوجاتی ہے۔

کولیسٹرول کیا ہے::

کولیسٹرول درحقیقت ایک ایسا مادہ ہے جو اکثر غذائی اشیاء سے حاصل کیا جاتا ہے جیسا کہ دودھ مکھن، گھی، گوشت وغیرہ یہ مادہ خلیوں اور ہارمونز کی تیاری کے لئے کام آتا ہے۔ اس کے علاوہ کولیسٹرول کی مناسب مقدار جنسی ہارمونز کی افزائش کے لئے بہت ضروری ہے۔ نوخیز بچوں کے دماغ کے خلیوں کی نشونما میں بھی کولیسٹرول کا اہم رول ہے۔

خون میں کولیسٹرول دو بڑے ذرائع سے آتا ہے۔

1)......روزمرہ خوراک

2)......جگر میں تیاری

سبزی خور کی روز مرہ خوراک میں 400 سے 200 ملی گرام کولیسٹرول حاصل کیا جاتا ہے۔ جب کہ گوشت خور افراد کی غذا میں 600 سے 400 ملی گرام کولیسٹرول روزانہ شامل ہوتا ہے۔ کولیسٹرول کی بڑی مقدار انسانی جگر میں بنتی ہے۔ کولیسٹرول بذات خود پانی میں تحلیل نہیں ہوتا۔ غذا کے ذریعے حاصل کیا جانے والا کولیسٹرول ہضم ہونے کے بعد جگر میں منتقل ہوتا ہے وہاں سے جسم کا حصہ بننے کے لئے اگلے مرحلے میں داخل ہوتا ہے۔ یہ ایسے عنصر بناتا ہے جنہیں لیپو پروٹین Lipoprotein کہا جاتا ہے۔ جو دراصل پروٹین اور چکنائی کا حصہ ہوتے ہیں۔

لیپو پروٹین کی دو بڑی اقسام ہیں۔ یہ کم گاڑھے اور زیادہ گاڑھے Nature کے ہوتے ہیں چکنائی کے ذرّے کائلو مائکرون، ٹرائی گلسرائڈ اور فیٹی ایسڈ کہلاتے ہیں۔ یہ ذرات بہت کم وزن کے ہوتے ہیں۔ LDL وہ قسم ہے جس میں ٹرائی گلسرائڈ الگ ہوجاتے ہیں۔ اس قسم یعنی LDL میں کولسٹرول بہت زیادہ ہوتا ہے۔ یہ اکثر چکنائی کے ذخیرے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ باقی مقدار اخراج کے لئے جگر میں چلی جاتی ہے۔ اس LDL کی خون میں زیادہ مقدار خطرے کی علامت ہوسکتی ہے۔ کیونکہ کم وزن ہونے کے باعث یہ خون کی نالیوں یعنی رگوں کی دیوار سے چپک جاتے ہیں اور بتدریج ان کا حجم یا Diameter. کم کرتے جاتے ہیں۔ اسے یعنی LDL کو بُرا کولیسٹرول کہا جاتا ہے۔

HDL کو اچھا کولیسٹرول کہا جاتا ہے۔ یہ جگر اور چھوٹی آنت میں بنتا ہے۔ HDL خون میں شامل ہوکر ارد گرد سے کولیسٹرول اکٹھا کرتا ہے اور پھر صفراء میں خارج ہوجاتا ہے۔ عموما عورتوں میں HDL کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ شاید اسی لئے عورتوں میں ہارٹ اٹیک کم ہوتا ہے۔

ٹرائی گلسرائڈ اصل میں چکنائی کی ہی ایک قسم ہے جو جگر میں بنتا ہے ٹرائی گلسرائڈ کی زیادہ مقدار خود دل کی بیماری کا باعث بن سکتی ہے۔

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ)

☆☆☆

بقیہ صفحہ:: (۱۵)

ہے کہ ایک کتا راستے میں ایک لڑکے کو کاٹ کھایا اور لڑکے کے چیخنے پر ایک پولیس کانسٹیبل جو وہاں جارہا تھا جائے واقعہ پر آپہنچا اور پکار پکار کر کہنے لگا کہ یہ کتا کس کا ہے جو راستے میں معصوم راہ گیروں کو کاٹتا پھرتا ہے۔ آخر ہمارے ملک میں قانون نام کی کوئی چیز بھی ہے؟ میں اس کتے کے مالک کو سزا دلاکر رہوں گا وغیرہ وغیرہ۔ اتنے میں ایک شخص دوڑ کر آیا اور کتے کو ساتھ لیکر چلتا بنا اور کانسٹیبل کے غصہ وغضب کے اظہار کے جواب میں عرض کرتا گیا کہ میں تو نوکر ہوں یہ کتا تو پولیس سپرنٹنڈنٹ صاحب کا ہے۔ یہ سنکر کانسٹیبل کو پسینہ آنے لگا اور قانون وانصاف کا پُرزور لیکچر دینے والا شخص اچانک بدل کر الٹا بچے پر برسنے لگا کہ تو نے ضرور شرارت کی ہوگی جس کی وجہ سے کتے نے اپنی دفاع میں تجھے کاٹا ہے۔ ورنہ ایک شریف آدمی کا شریف کتا راستے میں جانے والے کو کیوں کاٹے۔ آئندہ ایسی حرکتوں سے باز آجا ورنہ مجھ سے بُرا کوئی نہ ہوگا۔ یہی حالات وواقعات اکثر تیسری دنیا میں پائی جاتی ہیں اور امریکہ کے تعلق سے بھی اکثر دنیا کی حکومتیں یہی طریقہ اختیار کرتی ہیں۔ اور سچائی وانصاف کے حق میں کمزور کا ساتھ نہیں دیتیں۔

لیکن ایک خوش کن بات یہ ہے کہ انسان کی ضمیر ختم نہیں ہوئی ہے۔ ساری دنیا میں بہت سارے لوگ جن میں بہت سارے امن وانصاف پسند امریکی بھی شامل ہیں اس ظالمانہ وغیر ضروری جنگ کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں۔ کیونکہ کسی بھی جنگ سے عام لوگوں کو ہی زیادہ نقصان پہنچتا ہے۔ اور ہر ممکن کوشش کی جانی چاہئے کہ جنگ کسی طرح بھی نہ ہو اور بات چیت سے صلح صفائی ہوجائے اور ہمیشہ ہر حالت میں بات چیت کا راستہ کھلا رکھنا چاہئے میں اس تعلق میں ہندوستان کے مشہور ومعروف شاعر جناب ساحر لدھیانوی کے چند معنی خیز خوبصورت اشعار کو پیش کرتے ہوئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک سمجھ وعقل دے اور ہلاکت سے بچائے۔

جنگ تو خود ہی اک مسئلہ ہے
جنگ کیا مسئلوں کا حل دیگی
آگ اور خون آج بخشیگی
بھوک اور احتیاج کل دیگی
اس لئے اے شریف انسانو
جنگ ٹلتی رہے تو بہتر ہے
آپ اور ہم سبھی کے آنگن میں
شمع جلتی رہے تو بہتر ہے
برتری کے ثبوت کی خاطر
خون بہانا کیا ضروری ہے
گھر کی تاریکیاں مٹانے کو
گھر جلانا ہی کیا ضروری ہے

☆☆☆

آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 مینگو لین کلکتہ 700001
دکان:: 248-5222'248-1652'243-0794
رہائش:: 237-0471'237-8468

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَطِعْ اَبَاكَ

اپنے باپ کی اطاعت کر

طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی

تبلیغ دین ونشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے
JANIC EXIMP
Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion
Leather Products & General order Suppliers & Importers
Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039
Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

کرناٹک کا فسادی دیوبندی مولوی

مکرم مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ بنگلور

کرناٹک کے وسیع دعریض علاقے سے کئی احمدی وغیر احمدی بھائی امسال جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہوئے۔ اس پر تحفظ ختم نبوک کرناٹک کے جنرل سیکرٹری ظفر الاسلام ظفر صاحب خاصے ناراض نظر آتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے گڈی بنڈہ (کرناٹک) میں فساد کی نیت سے ایک جلسہ کرکے اپنی سابقہ عادت کے مطابق سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کی ذات اقدس پر کیچڑ اچھالنے کی مکروہ کوشش کی ہے۔ اور ساتھ ہی کھلم کھلا سادہ لوح مسلمانوں کو احمدیوں کو قتل کرنے، مارنے اور بائیکاٹ وغیرہ کرنے کیلئے اکسایا ہے۔ ایسے فسادی اور فتنہ پرور علماء سے تو حکام کو ہی نپٹنا چاہئے ہم تو بس دعا ہی کر سکتے کہ اللہ انہیں ہدایت دے۔

ظفر الاسلام کا یہ نہایت اشتعال انگیز مضمون روزنامہ سالار بنگلور کی 22 جنوری کی اشاعت میں چھپا ہے۔ نہایت حیرت ہے کہ سالار جیسے اخبار کس طرح مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور فساد کیلئے اکسانے میں ان فسادی علماء کے دست و باز و بن گئے ہیں اور اپنے اخلاق کا اس قدر دیوالیہ نکال لیا ہے کہ ہمارا جوابی مضمون بھی شائع کرنے کی جرأت نہیں کرتے ----- ضمیر فروشی کی انتہا ہو چکی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ کے علماء کے متعلق فرمایا تھا کہ مسلمان ان سے ہدایت حاصل کرنے کیلئے جائیں گے لیکن کیا دیکھیں گے کہ وہ تو سؤر اور بندر ہیں ——!!

فساد سے بھرپور اس اجلاس میں کہا گیا ہے کہ قادیانی مرتد ہیں کافر ہیں زندیق ہیں اور مرتد کو صرف تین دن کی مہلت دے کر قتل کر دینا چاہئے۔ اور ایک قرارداد اس جلسہ میں منظور کی گئی ہے ہم ذیل میں پہلے تو دیوبندی فتویٰ احمدیوں کے متعلق درج کرتے ہیں اور پھر بریلوی فتویٰ دیوبندیوں کیلئے درج کریں گے اور فیصلہ قارئین پر چھوڑتے ہیں کہ ان فتووں پر کس طرح عمل کرنا ہے اور مخلوق خدا کی گردنیں کس طرح کاٹنی ہیں۔

دیوبندی فتویٰ احمدیوں (قادیانیوں) کے لئے::

''وہ تمام لوگ جو مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی یا رسول مانتے ہیں وہ کافر، مرتد، زندیق اور خارج از اسلام ہیں۔ اس لئے ان کے ساتھ تجارت کرنا خرید و فروخت کرنا یا ان سے کسی قسم کے تعلقات یا راہ و رسم رکھنا، شادی غمی کھانے پینے میں ان کو شریک کرنا، جلسوں میں ان کو شریک کرنا، ملازم رکھنا، ان کے ہاں ملازمت کرنا، ان سے علاج و معالجہ کرنا، عدالتوں میں ان کی پیروی کرنا یا ان کو اپنے مقدمات کے لئے وکیل رکھنا، ان کی تقریبات میں شرکت کرنا، ان سے شادی بیاہ کرنا، ان کو جنازے میں شریک کرنا، ان کا ذبح کیا ہوا جانور کھانا، ان کے امام کے پیچھے نماز پڑھنا، ان کے مردوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا قطعا ناجائز اور حرام ہے۔ حج و عمرہ کے لئے حرمین شریفین میں ان کا داخلہ ممنوع ہے۔ نماز و اذکار کے لئے مساجد میں ان کے داخلے کی اجازت نہیں۔ مولانا ریاض احمد رشادی کی دعا پر جلسہ بحسن وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

(از ظفر الاسلام ظفر، جنرل سیکرٹری جمیعۃ علماء کرناٹک، بنگلور، جنرل سیکرٹری مجلس تحفظ ختم نبوت کرناٹک)

دیوبندیوں کے بارے میں اکابر علماء کا فتویٰ::

''وہابیہ دیوبندیہ اپنی عبارتوں میں تمام اولیاء انبیاء حتیٰ کہ سید الاولین و آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خاص ذات باری تعالیٰ شانہ کی اہانت و ہتک کرنے کی وجہ سے قطعا مرتد و کافر ہیں۔ اور ان کا ارتداد کفر میں سخت سخت اشد درجہ تک پہنچ چکا ہے ایسا کہ جوان مرتدوں اور کافروں کے ارتداد و کفر میں شک کرے وہ بھی مرتد اور کافر ہے۔ اور جو اس شک کرنے والے کے کفر میں شک کرے وہ بھی مرتد اور کافر ہے مسلمانوں کو چاہئے کہ ان سے بالکل ہی محترز، مجتنب رہیں ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا تو ذکر ہی کیا اپنے پیچھے بھی ان کو نماز نہ پڑھنے دیں اور نہ اپنی مسجدوں میں گھسنے دیں۔ نہ ان کا ذبیحہ کھائیں اور نہ ان کی شادی غمی میں شریک ہوں نہ اپنے ہاں ان کو آنے دیں۔ یہ بیمار ہوں تو عیادت کو نہ جائیں۔ مریں تو گاڑنے توپنے میں شرکت نہ کریں۔ مسلمانوں کے قبرستان میں جگہ نہ دیں۔ غرض ان سے بالکل احتیاط و اجتناب رکھیں...... پس وہابیہ دیوبندیہ سخت سخت اشد مرتد و کافر ہیں۔ ایسے کہ جو ان کو کافر نہ کہے خود کافر ہو جائے گا۔ اس کی عورت اس کے عقد سے باہر ہو جائے گی اور جو اولاد ہوگی وہ حرامی ہوگی اور از روئے شریعت ترکہ نہ پائے گی''

اس اشتہار میں بہت سے علماء کے نام لکھے ہیں مثلاً سید جماعت علی شاہ، حامد رضا خان قادری نوری رضوی بریلوی، محمد کرم دین بھیں، محمد جمیل احمد بدایونی، عمر النعیمی مفتی شرع اور ابو محمد دیدار علی مفتی اکبر آباد وغیرہ......

''یہ فتویٰ دینے والے صرف ہندوستان ہی کے علماء نہیں ہیں بلکہ جب وہابیہ دیوبندیہ کی عبارتیں ترجمہ کر کے بھیجی گئیں تو افغانستان و خیوا و بخارا و ایران و مصر و روم و شام اور مکہ معظمہ و مدینہ منورہ وغیرہ تمام دیارِ عرب و کوفہ و بغداد شریف غرض تمام جہان کے علماء اہل سنت نے بالاتفاق یہی فتویٰ دیا''......

(خاکسار محمد ابراہیم بھاگلپوری باہتمام شیخ شوکت حسین منیجر کے حسن برقی پریس اشتیاق منزل 63 ہیوٹ روڈ لکھنؤ میں چھپا۔ سنِ اشاعت درج نہیں قیام پاکستان سے قبل کا فتویٰ ہے)

مولوی عبد الکریم ناجی داغستانی حرم شریف مکہ کا فتویٰ::

هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ قَتْلُهُمْ وَاجِبٌ عَلٰى مَنْ لَهُ حَدٌّ و نَصْلٌ وافِرٌ بَلْ هُوَ افْضَلُ مِنْ قَتْلِ اَلْفِ كَافِرٍ فَهُمُ الْمَلْعُوْنُوْنَ فِى سِلْكِ الْخُبَثَاءِ مُنْخَرِطُوْنَ فَلَعْنَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى اَعْوَانِهِمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلٰى مَنْ خَزَلَهُمْ فِى اَطْوَارِهِمْ"

ترجمہ:: وہ بدکار کافر ہیں۔ سلطانِ اسلام پر کہ سزا دینے کا اختیار اور سنان و پیکان رکھتا ہے ان کا قتل واجب ہے بلکہ وہ ہزار کافروں کے قتل سے بہتر ہے کہ وہی ملعون ہیں اور خبیثوں کی لڑی میں بندھے ہوئے ہیں ان پر اور ان کے مددگاروں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور جو انہیں ان کی بداطواریوں پر مخزول کرے اس پر اللہ کی رحمت اور برکت۔

(فاضل کامل نیکو خصائل صاحبِ فیض یزدانی مولوی عبد الکریم ناجی داغستانی حرم شریف مکہ حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین صفحہ 176 تا 179 مصنفہ مولانا احمد رضا خان بریلوی مطبوعہ اہل سنت والجماعت بریلی 1908-1906)

اب ان ہر دو فتاویٰ کی روشنی میں دیوبندی خود ہی فیصلہ کرلیں کہ دیوبندی مسلمان ہیں یا احمدی مسلمان ہیں۔ اور اگر کبھی بریلوی (اسلامی) حکومت کہیں قائم ہوئی تو دیوبندی مرتدین کا کیا حشر ہوگا ——؟

بدر کے صحافت نمبر پر تبصرہ

ہفت روزہ ''بدر'' کا سالانہ نمبر چند منٹ کے لئے دیکھنے کا موقع ملا۔ بہت عمدہ کاوش ہے جسے بڑی محنت سے تیار کیا گیا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ تاہم اس سلسلہ میں چند امور اختصار سے پیش ہیں تاکہ آپ کے ریکارڈ میں درستی ہو جائے اور آئندہ بھی مؤرخین کے لئے سہولت کا باعث ہو۔ چونکہ میرے پاس آپ کا اخبار موجود نہیں ہے اس لئے جو چند باتیں ذہن میں رہ گئیں ان کے حوالہ سے درج ذیل سطور تحریر کر رہا ہوں۔

1)...... لندن سے شائع ہونے والا جماعت احمدیہ برطانیہ کا انگریزی ماہنامہ ''احمدیہ گزٹ'' ہے جسے ''اخبار احمدیہ'' کے انگریزی حصہ کے طور پر درج کیا گیا ہے۔ اس کے موجودہ ایڈیٹر مکرم ولید احمد صاحب ہیں (آپ کے مضمون میں سابقہ مدیر کا نام شائع ہوا ہے)

2)...... لندن سے شائع ہونے والے جماعت احمدیہ برطانیہ کا اردو ماہنامہ ''اخبار احمدیہ'' ہے جس کی ادارت خاکسار محمود احمد ملک کے سپرد ہے۔ مذکورہ بالا دونوں ماہنامے انتظامی وسائل کے درست استعمال کی خاطر اکٹھے شائع کئے جاتے ہیں۔

3)...... لندن سے شائع ہونے والے مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے رسالہ ''طارق'' کی اشاعت اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں ہوتی ہے۔ انگریزی کے ایڈیٹر مکرم طارق محمود احمد بی ٹی صاحب ہیں جبکہ اردو صفحات کی ذمہ داری خاکسار کے سپرد ہے۔

4)...... لندن سے شائع ہونے والے جماعت احمدیہ کے مرکزی عربی ماہوار رسالہ ''التقویٰ'' کے موجودہ مدیر مکرم عبادہ بربوش صاحب ہیں جن کا قلمی نام ابوحمزہ التونسی ہے۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے ان کا تعلق تیونس سے ہے۔ انہیں ایک لمبا عرصہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام ''لقاء مع العرب'' میں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کا ترجمہ کرنے کی سعادت بھی حاصل رہی ہے۔ ان کی تصویر بھی ارسال کرنا چاہتا ہوں تاکہ اگر مناسب سمجھیں تو اسے بھی شائع فرمادیں۔

والسلام خاکسار

(محمود احمد ملک مدیر ماہنامہ اخبار احمدیہ یو.کے)

بدر میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

PRIME AUTO PARTS

House of Genuine Spares

Ambassador & Maruti

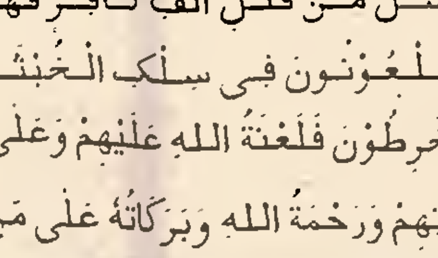

P, 48 PRINCEP STREET

CALCULTTA - 700072 ●2370509

تنزانیہ (مشرقی افریقہ) میں ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات

تنزانیہ میں جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دن بدن مستحکم ہوتی چلی جارہی ہے۔ جماعت کی کارگزاری کے ساتھ ساتھ ذیلی تنظیمیں بھی اپنے پروگرام کرتی ہیں اور جماعت کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں

تنزانیہ میں ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات ایک ہی دن ماہ ستمبر کے آخری جمعہ کے روز منعقد ہوتے ہیں۔ چنانچہ امسال یہ اجتماعات 27 ستمبر 2002ء کو منعقد ہوئے۔

اجتماع مجلس انصار اللہ تنزانیہ::

27 ستمبر کو دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد معلم علی محمد راشدی صاحب نے درس قرآن کریم دیا۔ اجتماع کا آغاز صبح نو بجے ہوا۔ تلاوت قرآن کریم نظم و انصار اللہ کا عہد دہرایا گیا۔ پھر صدر انصار اللہ مکرم عثمان ماکوپا صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ پھر مجلس انصار اللہ کی شوریٰ منعقد ہوئی۔ دیگر امور کے علاوہ صدر مجلس کا انتخاب ہوا۔

خطبہ جمعہ میں خاکسار نے ذیلی تنظیموں کے حقوق و فرائض کے موضوع پر حاضرین کو ہدایات دیں۔ نماز جمعہ کے بعد ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ نماز مغرب سے قبل نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں خاکسار نے انعامات تقسیم کئے اور اختتامی ہدایات دیں۔ دعا کے ساتھ یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ اجتماع کی حاضری ایک ہزار کے قریب تھی۔

اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ تنزانیہ::

مجلس خدام الاحمدیہ تنزانیہ کا 34 واں سالانہ اجتماع بھی 27 ستمبر کو منعقد ہوا۔ اجتماع کیلئے وسیع پیمانہ پر خیمہ جات و ٹینٹس لگائے گئے تھے۔

اجتماع کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم ہوا۔ اجتماع کا آغاز صبح نو بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم اور عہد کے بعد مکرم حسن معلم صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ تنزانیہ نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ اس کے بعد علمی مقابلہ جات ہوئے۔ نماز جمعہ و عصر کے بعد ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ خدام کے ساتھ اطفال کا بھی الگ اجتماع ہوا۔

نماز مغرب و عشاء کے بعد اختتامی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں انعامات تقسیم ہوئے۔ خاکسار نے اس موقعہ پر بعض ہدایات دیں اور دعا کے ساتھ یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ خدام کی حاضری اطفال سمیت ایک ہزار سے زائد رہی۔

اجتماع لجنہ اماء اللہ تنزانیہ::

لجنہ اماء اللہ تنزانیہ کا سالانہ اجتماع بھی 27 ستمبر کو دارالسلام شہر میں جماعت کی مرکزی مسجد میں منعقد ہوا۔ حسب روایت لجنہ نے بھی دن کا آغاز نماز تہجد باجماعت سے کیا۔ پھر صبح نو بجے تلاوت قرآن کریم نظم اور عہد کے ساتھ مکرمہ رضیہ کالونا صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ تنزانیہ نے افتتاح فرمایا۔ آپ نے احمدی مستورات کی خوبیوں پر تقریر کی۔ پھر مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ مجلس شوریٰ بھی منعقد کی گئی جس میں نئی صدر لجنہ اماء اللہ کا انتخاب کیا گیا۔ نماز جمعہ کے لئے تمام ممبرات لجنہ مردانہ مقام اجتماع میں پردے کی رعایت کے ساتھ شامل ہوئیں۔

نماز مغرب سے قبل صدر لجنہ اماء اللہ نے انعامات تقسیم کئے اور اختتامی دعا کے ساتھ یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ لجنہ کی حاضری 800 سے زائد تھی۔ (مظفر احمد درانی)

KASHMIR JEWELLERS
کشمیر جیولرز
Mfrs& Suppliers of: GOLD & DIAMOND JEWELLERY
الیس اللہ بکاف عبدہ
چاندی وسونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Main Bazar Qadian (Pb.)
Ph. (S) 01872-21672 (R) 20260 Fax. 20063
E-mail. kashmirsons@yahoo.com

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ - پاکستان
فون دکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

بقیہ صفحہ :: (1)

ہے جنکو قربانی کی توفیق نہیں ہے اور آنحضرت ﷺ نے ہمیشہ ہمیش کیلئے اس قربانی میں غرباء کو شامل فرمالیا۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے ایک سینگوں والا ایسا مینڈھا لانے کا حکم دیا جس کے پاؤں پیٹ اور آنکھوں کے حلقوں کا رنگ سیاہ ہو۔ ایسا مینڈھا قربانی کیلئے لایا گیا۔ حضور نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا چھری لاؤ۔ پھر فرمایا اسے رگڑ کر تیز کرو۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر حضور نے چھری لی مینڈھے کو پکڑا لٹایا اور ذبح کرتے ہوئے فرمایا بسم اللہ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ اُمَّتِ مُحَمَّدٍ پھر حضور نے اس کی قربانی کی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کچھ اور احادیث پیش کرنے کے بعد سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے بعض حوالہ جات ابراہیمی قربانی اور تقویٰ کے متعلق بیان فرمائے۔ حضور نے فرمایا:

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ عیدالضحیٰ پہلی عید سے بڑھکر ہے اور عام لوگ بھی اس کو بڑی عید کہتے ہیں مگر سوچ کر بتلاؤ کہ عید کی وجہ سے کس قدر ہیں جو اپنے تزکیہ نفس، تصفیہ قلب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور روحانیت سے حصہ لیتے ہیں۔ اور اس روشنی اور نور کو لینے کی کوشش کرتے ہیں جو اس ضحیٰ میں رکھا گیا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ مزید فرماتے ہیں:

دلوں کی پاکیزگی سچی قربانی ہے گوشت اور خون سچی قربانی نہیں۔ جس جگہ عام لوگ جانوروں کی قربانی کرتے ہیں خاص لوگ دلوں کو ذبح کرتے ہیں۔

حضور نے خطبہ عیدالضحیٰ کے آخر میں فرمایا کہ دنیا بھر کی جماعتوں سے عید مبارک کے پیغامات آرہے ہیں میں بھی تمام عالمگیر جماعت کو اس عید کے مبارک موقع پر دلی عید مبارک پیش کرتا ہوں۔ اس کے بعد دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے سب سے پہلے شہدائے احمدیت اور ان کے پسماندگان کے لئے دعا کی تحریک کرتا ہوں۔ اسی طرح اسیران راہ مولیٰ کے لئے بھی دعاؤں کی تحریک ہے۔ اور آخری بات یہ ہے کہ اپنے غریب ہمسایوں اور بے کس اور مفلوک الحال لوگوں کی بھی عید منائیں تو پھر ہی آپ کی حقیقی عید ہوگی۔ اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے کا بہترین نسخہ یہ ہے کہ خدا کے بندوں کی حاجت روائی میں مصروف رہیں۔

خطبہ عیدالاضحیہ کے آخر پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وہ دعا پڑھ کر سنائی جو حضرت صوفی احمد جان صاحب رضی اللہ عنہ نے 19 ستمبر 1885 کو میدان عرفات میں پڑھی تھی۔

بقیہ صفحہ :: (1)

کے خون کو اپنے گناہوں کا فدیہ قرار دیتے ہیں مگر میں کہتا ہوں کہ جب تک نفس گناہ موجود ہے وہ بیرونی صفائی اور خارجی معتقدات سے راحت یا اطمینان کا ذریعہ کیونکر پا سکتے ہیں۔ جب تک اندر کی صفائی اور باطنی تطہیر نہیں ہوتی ناممکن ہے کہ انسان سچی پاکیزگی طہارت جو انسان کو نجات سے ملتی ہے پا سکے۔ ہاں اس سے ایک سبق لو جس طرح پر دیکھو بدن کی میل اور بدبو بدوں صفائی کے دور نہیں ہوسکتی اور جسم کو ان آنے والے خطرناک امراض سے بچا نہیں سکتی اسی طرح پر روحانی کدورت اور میل جو دل پر ناپاکیوں اور قسم قسم کی بیباکیوں سے جم جاتی ہے دور نہیں ہوسکتی جب تک توبہ کا مصفا اور پاک پانی نہ دھو ڈالے۔ جسمانی سلسلہ میں ایک فلسفہ جس طرح پر موجود ہے اسی طرح پر روحانی سلسلہ میں ایک فلسفہ رکھا ہوا ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اس پر غور کرتے ہیں اور سوچتے ہیں۔

(ملفوظات جلد نہم صفحہ 15-14)

طلباء کے لئے مفید معلومات

اٹلی میں دو سالہ ماسٹرز پروگرام

عبد السلام انٹرنیشنل سینٹر فار تھیوریٹکل فزکس Trieste اٹلی اور انٹرنیشنل سکول فار ایڈوانس سٹڈیز SISSA نے دو سالہ ماسٹرز پروگرام Modeling and Simulation of Complex Realities اس کا آغاز اکتوبر 2003ء میں ہوگا۔ اس کا پہلا سال عبد السلام انٹرنیشنل فار تھیوریٹکل فزکس میں ہوگا اور کامیاب ہونے والے طلبہ کو ڈپلومہ دیا جائے گا۔ دوسرا سال مختلف ادارہ جات اور انڈسٹریز میں پروجیکٹ پر کام کرتے ہوئے گزارا جائے گا۔ اس پروگرام میں داخلہ کی زیادہ سے زیادہ عمر 28 سال ہے اور داخلہ کیلئے فزکس۔ میتھ کمپیوٹر سائنس یا انجینئرنگ میں ماسٹرز ہونا لازمی ہے۔ اس پروگرام کے بارے میں مکمل معلومات اس انٹرنیٹ ایڈریس سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ www.ictp.trieste.it/~mastecr ای میل mastercr@ictp.trieste.it

بھارت کی مختلف جماعتوں میں رمضان اور عید کی تقریبات

خانپور (پنجاب): مسجد احمدیہ خانپور میں نومبائعین نے نماز تراویح ادا کی اور روزے رکھے نماز فجر کے بعد درس ہوا۔ افطاری کا خصوصی اہتمام رہا۔ 6 دسمبر کو نماز عید الفطر میں احباب و مستورات نے شرکت کی۔ (عزیز احمد سہارنپوری مبلغ سلسلہ)

کوسمبی (اڑیسہ): کوسمبی کی لجنات و ناصرات نے رمضان کی برکات سے فائدہ اٹھایا۔ مقامی مسجد میں نماز تراویح اور خصوصی درس ہوا۔ (سیدہ شاہدہ پروین جنرل سیکرٹری)

دنود (ہریانہ): 6 دسمبر کو نماز عید الفطر پڑھائی گئی۔ یکصد سے زائد احباب و مستورات نے شرکت کی۔ نماز کے بعد مٹھائی تقسیم کی گئی۔ (یسین دنود ہریانہ)

کھدک کلاں (بھوانی، ہریانہ): 6 دسمبر کو کھدک میں پہلی بار نماز عید ادا کی گئی۔ غیر احمدی لوگوں کے منع کرنے کے باوجود 30 کے قریب مرد وزن اور بچوں نے شرکت کی۔ بعد نماز مٹھائی تقسیم کی گئی۔ (محمد قاسم نیاز)

سوانی (ضلع جھجر): 6 دسمبر کو جماعت احمدیہ ضلع سوانی نے پہلی بار نماز عید خاکسار کی اقتدا میں ادا کی۔ بعد میں تمام لوگوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ (وسیم احمد گنائی معلم سلسلہ)

دادری (ہریانہ): 6 دسمبر کو نماز عید ادا کی گئی۔ جس میں 50 سے زائد مرد وزن نے شرکت کی۔ قریب کے دیہات سے بھی لوگوں نے شرکت کی۔ بعد نماز شیرینی تقسیم کی گئی۔ (داؤد احمد خان)

سنڈوا (ہریانہ): 6 دسمبر کو سنڈوا گاؤں میں پہلی بار نماز عید ادا ہوئی جو خاکسار نے پڑھائی۔ 26 افراد نے شرکت کی۔ بعد نماز مٹھائی تقسیم کی گئی۔ (محمد رمضان خان)

بٹلہ پینو مرو (آندھرا): بٹلہ پینو مرو میں امسال رمضان المبارک میں عبادات کا خصوصی اہتمام رہا۔ عید الفطر میں سب افراد نے شرکت کی۔ آخر پر شیرینی تقسیم کی گئی۔ خاکسار نے سرپنچ صاحب کو لٹریچر پیش کیا۔ (یعقوب علی نیاز معلم سلسلہ)

پرڈانہ (ہریانہ): 6 دسمبر کو جماعت احمدیہ پرڈانہ نے نماز عید ادا کی۔ اس موقع پر حضور انور کیلئے خصوصی دعا کی گئی۔ نماز عید میں قریبی گاؤں سے بھی لوگوں نے شرکت کی۔ 300 سے زائد حاضری رہی۔ معززین کی خدمت میں اسلامی لٹریچر پیش کیا گیا۔ (بشیر احمد محمود معلم سلسلہ)

بھوانی (ہریانہ): اس شہر میں پہلی بار نماز عید ادا کی گئی۔ گیارہ افراد عید میں شامل ہوئے۔ عید کے بعد شہر کے اندر مخالفت کا زور شروع ہو گیا ہے۔ مخالف افراد خاکسار کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ مسجد میں نماز پڑھیں اور احمدیت کی تبلیغ نہ کریں۔ ورنہ کسی دن جھگڑا ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر شر سے محفوظ رکھے۔

(رفیق احمد خان انچارج بھوانی زون ہریانہ)

لون (ہریانہ): مسجد احمدیہ لون دمشن ہال میں مستورات نے کثیر تعداد میں حاضر ہو کر نماز عید ادا کی۔ بہار کے کچھ مسلمان جولون کے قریب مزدوری کرتے ہیں بھی نماز عید میں شریک ہوئے۔ 4 جماعتوں سے بھی نومبائعین شامل ہوئے۔ مکرم ٹی ریاض صاحب نے نماز عید پڑھائی۔

سنگھ پورہ (ہریانہ): 6 دسمبر کو محترم صادق صاحب معلم سلسلہ نے نماز عید پڑھائی۔ تمام مرد وزن نے نماز عید ادا کی۔ دو غیر مسلم بھی نماز عید میں شریک ہوئے۔

حسن گڑھ (ہریانہ): مکرم برکات اللہ صاحب نے احمدیہ مشن میں نماز عید پڑھائی۔ احباب کثرت سے شامل ہوئے۔ (ایوب علی مبلغ سلسلہ)

یمنا نگر زون (ہریانہ): گذشتہ سال یمنا نگر میں صرف ایک مقام پر نماز عید ادا کی گئی۔ مگر امسال پانچ مقامات پر ادا کی گئی جنکے نام درج ذیل ہیں:

1. **کھرودی**: مکرم بشارت احمد صاحب نے نماز پڑھائی۔ 60 افراد نے نماز عید ادا کی۔
2. **چڑونی**: مکرم فیاض صاحب کی اقتداء میں تقریباً 40 افراد نے نماز عید پڑھی۔
3. **اسمعیل آباد**: مکرم فرید احمد صاحب کی اقتداء میں تقریباً 75 افراد نے نماز عید پڑھی۔
4. **یمنا نگر**: مکرم منیر احمد خان صاحب کی اقتداء میں تقریباً 70 افراد نے نماز عید پڑھی۔
5. **دہرہ دون**: مکرم ریحان صاحب کی اقتداء میں تقریباً 20 افراد نے نماز عید پڑھی۔

جملہ مقامات پر نماز کے بعد تواضع کا انتظام کیا گیا تھا۔ (منیر احمد خان انچارج زون یمنا نگر)

لدھیانہ (پنجاب): 6 دسمبر کو سرکل لدھیانہ میں مندرجہ ذیل سینٹرز میں نماز عید الفطر ادا کرنے کی توفیق ملی۔ اور اکثر جگہ احباب نے تقسیم ملک کے بعد پہلی بار نماز عید الفطر ادا کی۔ اور اس خبر کو بعض اخبارات نے بھی شائع کیا۔

بنارس شہر کے ایک معروف انگلش میڈیم اسکول Sun Bhim میں تقریر

ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں لجنہ اماء اللہ بنارس کی ایک ممبر کو بنارس شہر کے ایک مشہور انگلش میڈیم اسکول Sun Bhim میں ایک خصوصی تقریب کے موقعہ پر رمضان المبارک کے موضوع پر بزبان انگریزی تقریر کرنے کی توفیق ملی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ یہ خصوصی نشست 5 دسمبر 2002 کو دن کے گیارہ بجے اسکول کے خوبصورت وسیع حال میں سابق پروفیسر "بنارس ہندو یونیورسٹی" ڈاکٹر امرت لال کی بیگم میڈم "امرت لال" کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ اسکول سٹاف کے علاوہ معززین کی حاضری معقول تعداد میں تھی۔ اس تقریب میں دیگر پروگراموں کے علاوہ خصوصی طور پر رمضان المبارک کے بارہ میں ایک ہی تقریر رکھی گئی تھی۔ چنانچہ وقت مقررہ پر محترمہ نذہت سلام صاحبہ (سیکرٹری تبلیغ لجنہ اماء اللہ بنارس) کو اسٹیج پر اظہار خیال کرنے کی دعوت دی گئی۔ موصوفہ نے بزبان انگریزی (حسب ہدایت) بڑے اچھے طریقے پر "رمضان المبارک" کے موضوع پر لیکچر دیا جسکو حاضرین نے خوب پسند کیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور اس کے بہترین نتائج بھی عطا فرمائے۔

(اسماء خاتون اہلیہ مکرم مولوی سید قیام الدین برق صاحب مبلغ سلسلہ بنارس)

دار التبلیغ لدھیانہ میں خاکسار نے نماز عید پڑھائی۔ اور خطبہ عید الفطر دیا۔ اور حاضرین کی تواضع کی گئی۔ دار التبلیغ ملیر کوٹلہ میں مکرم سید اقبال صاحب نے نماز عید الفطر پڑھائی۔ مقامی مضافات کے احباب نے نماز میں شرکت کی۔ احباب کی تواضع کی گئی۔

علاقہ سنگرور میں بمقام ہنٹرا میں مکرم سیف الدین صاحب نے نماز عید پڑھائی۔ اور بمقام بریٹہ مکرم عبد الحق صاحب نے نماز عید الفطر پڑھائی اسی طرح کچھو میں مکرم حافظ قیصر عالم صاحب نے اور چیراں والی میں مکرم امین الدین صاحب نے نماز عید پڑھائی۔ جماعت احمدیہ بچھیں کلاں اور مضافات کے احباب کو مکرم طارق محمود صاحب اور مکرم محمد سلطان صاحب نے نماز پڑھائی۔ جماعت احمدیہ رتن گڑھ میں مکرم نصیر الدین صاحب معلم سلسلہ نے نماز عید ادا کروائی۔ ہر سینٹر میں بیوگان اور غرباء میں عیدی تقسیم کی گئی۔ اور نماز عید کی ادائیگی کے بعد تواضع کا بھی انتظام کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جملہ سینٹرز میں احباب جماعت نے نہایت مسرت کا اظہار کیا۔ اور اعتراف کیا کہ یہ ہماری زندگی کی پہلی خوبصورت عید ہے۔ خدا تعالیٰ بہتر سے بہتر نتائج پیدا فرمائے آمین۔

(نسیم احمد طاہر مبلغ سلسلہ انچارج سرکل لدھیانہ)

انعامی مقالہ

خدام میں مضمون نویسی کا ملکہ پیدا کرنے کیلئے شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے ہر سال ایک انعامی مقالہ لکھایا جاتا ہے۔ جس میں ہر مجلس سے کم از کم ایک خادم کا حصہ لینا ضروری ہے۔ مقالہ دفتر میں پہنچنے کی آخری تاریخ 25 اگست 2003 مقرر ہے۔ امسال درج ذیل عنوان رکھا گیا ہے:

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرامؓ کا جذبۂ اطاعت"

شرائط مقالہ درج ذیل ہیں:

☆ مقالہ کم از کم آٹھ ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہئے۔

☆ حوالہ دیتے وقت کتاب کا نام اور مصنف کا نام ضرور تحریر کریں۔

☆ کاغذ کے دونوں اطراف حاشیہ چھوڑ کر لکھیں اور پشت پر کچھ نہ لکھیں۔

☆ مقالہ معیاری ہو اور ٹھوس بنیادوں اور دلائل پر مبنی ہو، لکھائی صاف اور خوش خط ہونی چاہئے۔

☆ مقالہ درج ذیل زبانوں میں لکھا جاسکتا ہے:

اردو، ہندی، انگریزی، پنجابی، ملیالم، بنگلہ، اڑیہ، تامل، تلگو، اور کنڑ۔

☆ انعامی مقالہ کے تعلق سے آخری فیصلہ مجلس کا ہوگا۔

☆ مقالہ میں اول، دوم و سوم آنے والوں کو نقد انعامات دئے جائیں گے۔

تمام قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ اپنی مجلس کے جملہ خدام کو ہر سہ امور کی طرف توجہ دلائیں اور زیادہ سے زیادہ خدام کو انمیں شریک کرنے کی کوشش کریں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دوران سال مطالعہ کتب کیلئے "شہادۃ القرآن" مقرر کی گئی ہے۔ قائدین کرام خدام کو اس کتاب کے مطالعہ کیلئے تحریک کریں اور ماہانہ کارگزاری رپورٹ میں اس کا ذکر کریں۔

آئینہ پاکستان

پاکستانی حجاج کے ذریعہ منشیات کی سمگلنگ

پاکستانی انگریزی روزنامہ ڈان کی اطلاع کے مطابق وزارت داخلہ کے ذریعوں نے مذکورہ اخبار کو بتایا کہ سعودی عرب کی منشیات مخالف پولیس کے سربراہ میجر جنرل سلطان الحارثی حال ہی میں پاکستان آئے تھے اور انہوں نے پاکستان کے اینٹی نارکوٹک فورس کے ڈائریکٹر جنرل میجر جنرل ظفر عباس سے ملاقات کی تھی جس میں حج کی پروازوں کے ذریعہ منشیات کی سمگلنگ کو کنٹرول کرنے کے معاملات پر غور کیا گیا تھا سعودی عرب کے افسروں نے کراچی انٹرنیشنل کنٹینر ٹرمینل اور پاکستان میں اینٹی نارکوٹک فورس کے دفتروں کا معائنہ کیا تھا۔ اینٹی نارکوٹک فورس کے سربراہ نے سعودی افسروں کو ان اقدامات سے آگاہ کیا جو پاکستانی حکومت نے حج پروازوں کے دوران منشیات کی سمگلنگ پر قابو پانے کے لئے اٹھائے ہیں ان اقدامات میں جدید آلات کے ذریعہ تمام سامان کی ایک سو فیصد چیکنگ، بینروں کا لگانا اشتہارات کا شائع کرنا اور عازمین حج کو معلومات فراہم کرنے کا پروگرام شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے تمام ہوائی اڈوں پر عازمین کے سامان کو چیک کرنے کے لئے خصوصی کاؤنٹر قائم کئے گئے ہیں۔

میجر جنرل عباس نے بتایا کہ پاکستان کے مختلف حصوں میں جو عازمین حج کی ٹریننگ کے لئے کیمپ قائم کئے تھے ان میں منشیات سے متعلق خصوصی لیکچر دیئے گئے تھے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ 2002 سال کے دوران منشیات کی سمگلنگ سے متعلق دوسو کیس درج کئے گئے تھے اور دو سو ستتر (277) مشتبہ لوگوں کو گرفتار کیا گیا تھا۔ ان کے پاس سے بڑی مقدار میں منشیات ضبط کی گئی تھیں۔

میجر جنرل عباس نے بتایا کہ پاکستان کے مختلف حصوں میں جو عازمین حج کی ٹریننگ کے لئے کیمپ قائم کئے تھے ان میں منشیات سے متعلق خصوصی لیکچر دیئے گئے تھے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ 2002 سال کے دوران منشیات کی سمگلنگ سے متعلق دوسو کیس درج کئے گئے تھے اور دو سو ستتر (277) مشتبہ لوگوں کو گرفتار کیا گیا تھا۔ ان کے پاس سے بڑی مقدار میں منشیات ضبط کی گئی تھیں۔

انہوں نے کہا کہ ان کی فورس نے 1369 کلو گرام ہیروئن، 1090 کلوگرام مارفین، 12760 کلوگرام چرس، 353 کلوگرام افیم اور 7043 کلوگرام کوکین ضبط کی تھیں۔☆

2002ء میں پاکستانی خواتین کی بدحالی

رخصت ہونے والا سال پاکستانی خواتین کی بدحالی کا سال رہا تاہم قومی اسمبلی کی تاریخ میں پہلی بار 72 خواتین شامل ہوئیں۔ 2002 میں پاکستان میں 13 ہزار خواتین کا قتل ہوا۔ اور ہزاروں کو زخمی کیا گیا پنجاب میں مجموعی طور پر 1400 خواتین کو جلا کر مارا گیا۔ ایک سروے کے مطابق ہر دوسری عورت ظلم کا شکار ہے۔ سال بھر غیرت کے نام پر قتل، زیادتی، اجتماعی زیادتی، چولہا پھٹنے اور تیزاب ڈال کر جلانے کے واقعات ہوتے رہے۔ اس وقت ملک کی جیلوں میں 20 ہزار سے زائد خواتین مختلف جرائم میں بند ہیں۔ غیرت کے نام پر قتل میں سندھ پہلے اور پنجاب دوسرے نمبر پر رہا۔ 3400 خواتین نے تنسیخ نکاح کے دعوے عدالتوں میں کئے۔ 1450 خواتین گھر سے فرار ہوئیں۔ مجموعی طور پر 2002 میں عورتوں کے خلاف شرح جرائم میں 200 فیصد اضافہ ہوا۔ (نوائے وقت لاہور)

2002 عالمی منظرنامے کی روشنی میں

2002ء کا سال عالمی امن اور انسانی حقوق کی پامالی کے لحاظ سے یو این او کے لئے ایک سوالیہ نشان بنا رہا۔ دنیا کے کئی خطے امن وامان کی غیر یقینی صورتحال میں مبتلا رہے۔ عراق امریکہ کا مسئلہ انتہائی سنگین صورتحال اختیار کر گیا۔ عراق نے UNO کے اسلحہ انسپکٹروں کو معائنہ کی اجازت دی اس کے باوجود امریکہ اور برطانیہ کی طرف سے اسے نہ صرف دھمکیاں مل رہی ہیں بلکہ اس پر امریکی و برطانوی طیارے بمباری کرتے رہے ہیں۔

فلسطینی 2002ء میں کسمپرسی کے عالم میں رہے۔ اسرائیل نے UNO کی قراردادوں کے باوجود فلسطینی علاقوں پر قبضہ اور ان کی بربادی اور فلسطینیوں کے قتل کا سلسلہ جاری رکھا۔ خودکش حملوں میں اس سال سینکڑوں اسرائیلی شہری بھی ہلاک ہوئے جبکہ اس سے کئی گنا فلسطینی اسرائیلی فوج کے ہاتھوں ہلاک کئے گئے۔ شمالی کوریا کا ایٹمی پروگرام عالمی سطح پر متنازعہ بن کر ابھرا اور پاکستان کے اسکے ساتھ ملوث ہونے کا شبہ ظاہر کیا گیا۔ زمبابوے پر عالمی سطح پر پابندیاں لگائی گئیں۔ اور دولت مشترکہ کی رکنیت منسوخ کر دی گئی۔ آئیوری کوسٹ میں باغیوں کے حملوں کی وجہ سے امن وامان کی صورتحال تباہ ہو گئی۔ نیپال میں ماؤنواز باغیوں کے ہاتھوں ہزاروں افراد قتل ہو چکے ہیں۔ صوبہ گجرات میں ہندو مسلم فسادات میں دو ہزار سے زائد افراد ہلاک ہوئے۔ افغانستان میں کرزئی حکومت کا ایک سال مکمل ہو گیا تاہم وہاں کی اقتصادی اور امن کی صورتحال دگرگوں رہی۔ پاکستان میں عام انتخابات ہوئے اور تین سال بعد قومی اسمبلی قائم ہوئی اور میر ظفر اللہ جمالی وزیر اعظم منتخب ہوئے۔ وادیٔ کشمیر کے عام انتخابات میں پہلی بار نیشنل کانفرنس کو شکست ہوئی اور مفتی سعید وزیر اعلیٰ منتخب ہوئے کینیا میں 24 سال بعد اپوزیشن کی طرف سے صدر منتخب ہوا۔

القاعدہ نے منشیات کے بدلے ہوائی جہاز شکن میزائل خریدنے کی پیش کش کی؟

ہانگ کانگ (ایجنسی) منشیات کے بدلے میزائل خرید کر انہیں القاعدہ کے سپرد کرنے کا منصوبہ بنانے والے بھارت میں پیدا ہوئے ایک امریکن شہری اور دو پاکستانیوں کو عدالت میں انہیں امریکہ کے حوالہ کئے جانے پر اپنی رضامندی کا اظہار کیا۔

ایک مترجم نے ان تینوں سے ان کی زبان اردو میں بات کی اور پھر عدالت کو مطلع کیا کہ وہ حوالگی کا فیصلہ ماننے کو تیار ہیں۔ اس کے بعد ملزموں کو عدالت میں آکر حوالگی کے تعلق میں اپنی رضامندی کے دستخط کرنا ہونگے۔ اس کے بعد ہانگ کانگ کے نیتا چنگ جی کی منظوری پھر حاصل کرنی ہوگی۔ جس میں کئی ہفتے لگیں گے۔ بچاؤ طرف کے وکیل جوناتھن ایکشن بورڈ نے اس بات پر کوئی تبصرہ نہیں کیا کہ ان کے وکیلوں نے آخر حوالگی کے فیصلہ کی مخالفت کیوں نہیں کی۔ ان تینوں کو امریکی خفیہ ایجنسی ایف بی آئی کے ایجنٹوں نے بھیس بدل کر اس وقت پکڑا تھا جب انہوں نے حشیش اور ہیروئن کے بدلے میزائل خریدنے کی پیش کش کی تھی۔ یہ میزائل کم اونچائی پر اڑنے والے ہوائی جہازوں کو مار گرانے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ ہانگ کانگ پولیس نے ان کو 20 دسمبر کو گرفتار کر لیا تھا اور تبھی سے یہ جیل میں ہیں۔☆

رائے پور خورد (چنڈیگڑھ) میں شروع ہوگا آیورویدک پروجیکٹ۔

آیورویدک کو مقبول بنانے کے لئے چنڈیگڑھ کے گاؤں رائے پور خورد میں جلد ہی آیورویدک دوائیوں کا نیا پراجیکٹ شروع کیا جائے گا۔ اس پراجیکٹ کو غیر سرکاری سماجی ادارے سوامی شوانند ڈیوائن مشن اور ودیا آنند کلچرل ادارہ انجام دیگا۔ ان کے ساتھ بابا سوہن داس چیری ٹیبل سوسائٹی اور گیتا پرچار رامائن ٹرسٹ بھی معاونت کر رہی ہے۔ اس پروجیکٹ کے تحت گوشالہ اور نرسری کھولی جائے گی جس میں پودھے بیماری سے پاک کئے جائیں گے اور گائے کے گوبر اور پیشاب سے دوائیاں تیار کی جائیں گی۔ شروع میں اس پراجیکٹ کو چھوٹے پیمانے پر شروع کیا جائے گا بعد میں آہستہ آہستہ اس میں توسیع کی جاتی رہیگی۔ اس پراجیکٹ کا بجٹ اسی کروڑ روپے ہے اور تقریبا بیس ایکڑ زمین پر شروع کیا جائے گا۔ گوشالہ میں آٹھ سو گائے کی پرورش کی جائے گی۔ اس میں دودھ دینے والی اور بغیر دودھ دینے والی گائیں بھی شامل ہونگی۔ ان کے فضلہ سے دمہ، ذیابیطس، کینسر وغیرہ بیماری کی دوا آیورویدک طریق پر تیار کی جائینگی۔ گوشالہ میں ادارہ کے کئی ممبر مستقل طور پر رہینگے اور گائے کی دیکھ بھال کرینگے۔ گائے کی خدمت کرنا ان کا اصل مقصد ہوگا۔☆

دنیا کی بڑی جنگیں اخراجات کا تخمینہ (یو ایس ڈالرز میں)

جنگ	کیا خرچ ہوا	2001ء میں
پہلی جنگ عظیم	33 بلین	571 بلین
دوسری جنگ عظیم	360 بلین	4.65 ٹریلین
ویت نام کی جنگ	111 بلین	565 بلین
گلف وار	61 بلین	79 بلین
پانامہ پر حملہ (1990ء)	163 ملین	222 ملین

قادیان میں عیدالاضحیہ کی تقریب

قادیان دارالامان 12 فروری آج ٹھیک ساڑھے نو بجے احمدیہ گراؤنڈ میں عید کی نماز پڑھی گئی محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا دعا کے بعد لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عید کیلئے تشریف لانے والے ہزاروں مہمانان کی خدمت میں پلاؤ اور زردہ پیش کیا گیا۔

عید کے بعد جماعتی طور پر اور انفرادی طور پر قربانیاں دی گئیں اور غرباء و عزیز و اقرباء میں قربانی کا گوشت تقسیم کیا گیا۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-RN61/57

Editor.
Muneer Ahmad Khadim
Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702
Tel (0091) 01872-20814

The Weekly **BADR** Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab (INDIA)

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 £ or 40 U.S $
:40 euro
By Sea : 10 £ 0r 20 U.S $

Vol:52 Tuesday 25 February 2003 Issue No.8

ذرا یہ انجام دیکھئے!!

ذیل میں ہم قیام پاکستان سے لے کر آج تک کے پاکستانی وزرائے اعظم اور ان کے انجام کو درج کر رہے ہیں۔ پاکستانی ملاؤں نے قیام پاکستان کے معاً بعد ہی جماعت احمدیہ کے افراد کو طرح طرح سے ستانے، تکالیف دینے، جیلوں میں بند کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا تھا۔ لیکن ان حکام کو بھی خدا نے کبھی چین کی حکومت نہیں بخشی ـــــ ملاحظہ فرمائیے!!!

پاکستان کے وزرائے اعظم کی فہرست۔ منتخب وزرائے اعظم

	نام وزرائے اعظم	عرصہ حکومت	انجام
1.	لیاقت علی خان	15/اگست 47ء تا 16/اکتوبر 51ء	لیاقت باغ روالپنڈی میں قتل کر دیئے گئے
2.	خواجہ ناظم الدین	19/اکتوبر 51ء تا 17/اپریل 53ء	گورنر جنرل غلام محمد نے برطرف کیا
3.	محمد علی بوگرہ	17/اپریل 53ء تا 11/اگست 55ء	غلام محمد نے اسمبلی برطرف کر دی۔
4.	چوہدری محمد علی	11/اگست 55ء تا 12/ستمبر 56ء	اکثریت کھونے پر مستعفی ہو گئے۔
5.	حسین شہید سہروردی	12/ستمبر 56ء تا 18/اکتوبر 57ء	مستعفی ہو گئے۔
6.	ابراہیم اسماعیل چندریگر	18/اکتوبر 57ء تا 16/دسمبر 57ء	مستعفی ہو گئے۔
7.	ملک فیروز خان	16/دسمبر 57ء تا 7/اکتوبر 58ء	استعفیٰ لے لیا گیا۔
8.	ذوالفقار علی بھٹو	14/اگست 73ء تا 5 جولائی 77ء	جنرل ضیاء الحق نے برطرف کر کے گرفتار کر لیا اور بعد میں پھانسی دے دی
9.	محمد خان جونیجو	23/مارچ 85ء تا 29/مئی 88ء	جنرل ضیاء الحق نے برطرف کر دیا۔
10.	بے نظیر بھٹو	2/دسمبر 88ء تا 6 اگست 90ء	غلام اسحٰق نے برطرف کر دیا۔
		19/اکتوبر 93 تا 5 نومبر 96ء	فاروق لغاری نے برطرف کیا۔
11.	محمد نواز شریف	6/نومبر 90ء تا 18/اپریل 93ء 26/مئی 93ء تا 18/جولائی 93ء 17/فروری 97ء تا 12/اکتوبر 99	غلام اسحٰق نے برطرف کیا۔ استعفیٰ لیا گیا۔ جنرل پرویز مشرف نے برطرف کر کے اقتدار سنبھالا
12.	میر ظفر اللہ خان جمالی	23/نومبر 2002ء سے	دیکھئے کیا ہوتا ہے۔

Muslim Television Ahmadiyya International

The First **ISLAMIC** Digital Satellite Channel

Broadcasting Round The Clock

Audio Frequency

Language	Frequency
English	: 7.02 MHz
Arabic	: 7.20 MHz
Bengali	: 7.38 MHz
French	: 7.56 MHz
Turkish	: 8.10 MHz
Indonesian	: 7.92 MHz
Russian	: 7.92MHz

Satellite	**: Asia Sat-2 100.5 Deg. East.**
LNB	**: C Band**
Transponder	**: 1-A**
Down Link Frequency	**: 36.60 GHz/3660MHz**
Local Frequency	**: 05150**
Polarity	**: Vertical**
Symbol rate	**: 27500**
PID	**: Auto**
FEC	**: 3/4**
Dish Size	**: 2 Meters/6-Feet (Solid)**

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

Muslim TV AHMADIYYA International

M.T.A International
P.O Box. 12926, London SW 18 4ZN
Tel. : 44-181870 8517 Fax : 44-181-874 8344
Website : http://www.alislam.org/mta

M.T.A QADIAN
NAZARAT NASHRO - ISHAAT
Qadian - 143516
Ph.: 01872-20749 Fax : 01872-20105

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل سروس

آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ اب آپ کا پسندیدہ ٹی وی چینل مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل ہو چکا ہے۔ الحمدللہ۔ ☆ اگر آپ خود یا اپنے بچوں کو اسلامی تعلیم سے روشناس کرانا چاہتے ہیں۔ ☆ اگر آپ موجودہ فحاشی سے بھرپور ٹی وی چینلز سے بچ کر اپنی اور بچوں کی اخلاقی و روحانی پرورش کرنا چاہتے ہیں تو آپ ہمیشہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل سروس ہی دیکھئے۔ اس میں نماز سکھانے، قرآن مجید سکھانے کے علاوہ حضرت امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے درس القرآن، ترجمۃ القرآن و ہومیوپیتھی کلاس اور مجالس عرفان نشر ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں زبانیں سکھانے اور کمپیوٹر و سائنس سے متعلق دیگر معلومات سے بھرپور پروگراموں سے بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔ ☆ جماعت احمدیہ کا عربی رسالہ التقویٰ لنڈن، الفضل انٹرنیشنل لنڈن جماعتی کتب اور دیگر معلومات Computer Internet پر دیکھ سکتے ہیں جس کا نمبر نیچے دیا گیا ہے۔ ☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات، ہومیوپیتھی کلاسز اور دیگر ضروری پروگرام کی ویڈیو کیسٹ حاصل کرنے کیلئے نیچے لکھے پتہ جات پر رابطہ قائم کریں۔

نوٹ: ایم ٹی اے کی جملہ نشریات کاپی رائٹ C قانون کے تحت رجسٹرڈ ہیں۔ اس کے کسی بھی حصہ کی بلا اجازت اشاعت یا نشر خلاف قانون ہے۔